231

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 12۔جون 2006

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز مصدرہ 2005

آئینی قرارداد

عام بحث

فیصل آباد میں پینے کے پانی سے حالیہ پیٹ کی متعدی بیماریوں پر بحث

233

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

سوموار،12۔جون2006

(یوم الاثنین،15۔جمادی الاول1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر36منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾
يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

سُوْرَةُ الفَجر آیات25تا30

تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا(25)اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا(26)اے اطمینان پانے والی روح!(27)اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28)تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29)اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وما علینا الا لبلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

تعزیت

رکن اسمبلی محترمہ ریحانہ جمیل کی مرحومہ والدہ صاحبہ اور ابو مصعب زرقاوی شہید کے لئے دعائے مغفرت

حاجی محمد اعجاز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ ریحانہ جمیل صاحبہ کی والدہ کا پچھلے دنوں انتقال ہو گیا تھا میری درخواست ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس میں ایک دعا اور شامل کر لی جائے۔تین دن پہلے ابو مصعب زرقاوی کو امریکہ کے داشتوں نے شہید کیا ہے۔ہم کہتے ہیں کہ وہ مجاہد نہیں لیکن ایک مسلمان ہے لہذا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ دعا میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: اس معزز ایوان میں جتنے بھی دوست بیٹھے ہیں ان کے جو عزیز و اقارب فوت ہوئے ہیں سب مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب بگو صاحب نے زرقاوی صاحب کے لئے فاتحہ کا کہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: فاتحہ ہو گئی ہے۔جی، تشریف رکھیں۔پلیز! تشریف رکھیں۔

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے پہلا سوال ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5237 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد، 2002 تا 2004، تعلیمی وظائف کے لئے فنڈز اور ادائیگی کی تفصیلات

*5237 ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں تعلیمی وظائف کی مد میں ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) تعلیمی وظائف کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی؟

(د) کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(ہ) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن documents اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو مالی سال 03-2002 میں -/2,01,41,675 روپے جبکہ سال 04-2003 میں -/2,71,46,012 روپے تعلیمی وظائف کی مد میں موصول ہوئے۔

(ب) تعلیمی وظائف کے لئے 17256 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 17256 درخواست گزار طلباء کو ہی امداد فراہم کر دی گئی۔

(د) کوئی درخواست مسترد نہیں ہوئی۔

(ہ) تعلیمی وظائف کے لئے درخواست پر سب سے پہلے مقامی زکوٰۃ کمیٹی استحقاق کا تعین کرتی ہے۔اس کے بعد تعلیمی ادارہ کے سربراہ سینئر استاد اور ممبر ضلع زکوٰۃ کمیٹی پر مشتمل تعلیمی وظائف کمیٹی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی 7۔ایسے ممبران پر مشتمل ہوتی ہے جو ضلع میں مسلمہ معاشرتی و معاشی حیثیت رکھتے ہیں۔ کمیٹی میں ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)اور ضلع زکوٰۃ آفیسر بحیثیت عہدہ ممبر ہوتے ہیں۔ یہ کمیٹی اسی طرح صوبائی زکوٰۃ کونسل سے ادارہ وار مستحق طلباء کی سالانہ گرانٹ کی منظوری کی سفارش کرتی ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کا چیئر مین جو ہائی کورٹ کا جج ہوتا ہے ممبران صوبہ بھر میں احسن معاشرتی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں ان میں چند علماء کرام بھی شامل ہوتے ہیں۔ سیکرٹری زکوٰۃ، سیکرٹری سوشل ویلفیئر، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری خزانہ اس کونسل کے سرکاری ممبران ہوتے ہیں۔ یہ کونسل بمطابق منظور شدہ درخواستیں اور شرح وظیفہ تمام تعلیمی اداروں کی سالانہ گرانٹ کی منظوری دیتی ہے۔

(و) وزارت مذہبی امور زکوٰۃ وعشر کے وضع کردہ فارم پر درخواست دی جاتی ہے،اس فارم کو مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی منظوری کے بعد چیئرمین دستخط کرتا ہے اور کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی کی نقل بھی فراہم کرتا ہے، فارم پر تعلیمی وظائف کمیٹی کے ممبران کی تصدیق کروانا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! انھوں نے جواب میں لکھا ہے کہ جتنی درخواستیں موصول ہوئیں سب کو تعلیمی وظائف دے دیئے گئے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔اسی طرح زکوٰۃ میں جو شادی کا فنڈ آتا ہے اس میں بھی لوگ مارے مارے پھرتے ہیں اس کا طریق کار اتنا complicated کر دیا گیا ہے کہ عام بندے کی وہاں تک رسائی نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

ملک اصغر علی قیصر: میرا سوال یہ ہے کہ جناب وزیر موصوف حلفاً کہہ دیں کہ جتنی درخواستیں موصول ہوئی تھیں ان سب کو وظائف دے دیئے گئے ہیں تو میں مطمئن ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب on the floor of the House بات کر رہے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔اس پر میری reservations ہیں۔

جناب سپیکر: اگر جواب غلط ہے تو پھر اس کا کوئی ثبوت لے کر آئیں۔جی، وزیر زکوٰۃ وعشر!

وزیر زکوٰۃ وعشر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہت سی ایسی مدات ہیں جہاں ہم لوگوں کو پورے پیسے نہیں دے سکتے۔اگر درخواستیں زیادہ ہوں اور پیسے کم ہوں تو ہم درخواست پر صاف طور پر لکھ دیتے ہیں کہ ہم ان کو پیسے نہیں دے سکتے۔آگے آپ دیکھیں گے کہ ہم سارے لوگوں کو تقسیم نہیں کر سکے کیونکہ رقم تھوڑی ہے اور مستحقین زیادہ ہیں۔اس لئے ایسی کوئی بات نہیں کہ ہم نے غلط اعداد و شمار پیش کئے ہیں۔آگے ہم نے کافی سوالوں میں لکھا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں تھے اس لئے ہم سب مستحقین کو پیسے نہیں دے سکے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ہم نے بارہا اس floor پر نشاندہی کی ہے کہ یہ جن گورنمنٹ ملازمین سے جواب لیتے ہیں وہ سوال کے مطابق جواب نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ان کا جواب یہ ہے کہ جتنی درخواستیں آئی تھیں انھوں نے سب کو entertain کیا ہے۔اگر آپ کے علم میں کوئی ایسی درخواست ہے کہ ادھر جمع ہوئی تھی لیکن اسے entertain نہیں کیا گیا تو آپ اسے پیش کریں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے میری بات کی تائید کی ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے اس لئے ہم پیسوں کے مطابق لوگوں کو entertain کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: انھوں نے کہا ہے کہ جہاں ہم تمام درخواستیں entertain نہیں کر سکتے وہاں ہم لکھ دیتے ہیں کہ اتنی درخواستیں آئی تھیں۔اتنی entertain کر دی ہیں اور یہ ہم نہیں کر سکے۔اس سوال میں آپ نے جو درخواستوں کا ذکر کیا ان کا جواب یہ ہے کہ ہم نے تمام درخواستیں entertain کی ہیں۔انھوں نے اس سوال کے حوالے سے جواب دیا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے کیونکہ مجھے ذاتی تجربہ ہے وہاں پر جو ممبر بٹھائے گئے ہیں میں نے ان کے پاس ایک لڑکے کو دس دفعہ بھیجا ہے اور وہ بہت زیادہ deserve کرتا تھا لیکن کسی ممبر نے بھی اس کی درخواست پر دستخط نہیں کئے۔انھوں نے کہا کہ ہم نے جتنے پیسے دینے

تھے وہ پہلے ہی دستخط کر چکے ہیں اب ہم آپ کی درخواست entertain ہی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! یہ ایک واحد مد ہے جہاں پر ہمیں پیسے surrender کرنے پڑتے ہیں کیونکہ ہر سال اس مد میں درخواستیں پوری نہیں ہوتیں اور ہمیں پیسے واپس فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو بھیجنے پڑتے ہیں۔ باقی تمام مدات میں پیسے خرچ ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس مد میں سو فیصد درخواستیں entertain ہوئی ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! انھوں نے جواب کے جز (ہ) میں یہ بتایا ہے کہ ایک اتھارٹی ہے جو یہ منظوری دیتی ہے اور اس کے سات ممبر ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کمیٹی میں شامل سات افراد کے عہدے کیا ہیں؟ کیا ان میں کوئی پنجاب اسمبلی کا ممبر بھی شامل ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! زکوٰۃ کمیٹی کے سات بندے ہیں۔ اس میں تین ممبر ادارے کے ہوتے ہیں۔ اگر وہاں کوئی سکول ہے تو اس کا سینئر ہیڈ ماسٹر اس کا ممبر ہو گا۔ اس کا سینئر سٹاف آفیسر ہو گا اور ایک زکوٰۃ کا نمائندہ ہو گا۔ سات بندے کمیٹی کے ہیں جن میں ایک چیئر مین اور دو خواتین ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: وہاں عام پبلک کے ممبر ہوتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جی، یہ لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے ممبر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: ان کا status کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو سرکاری لوگ ہیں وہ کون سے گریڈ کے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: ان میں سینئر ہیڈ ماسٹر، ماسٹر اور زکوٰۃ کا ایک بندہ ہوتا ہے۔ باقی سات بندوں پر لوکل زکوٰۃ کمیٹی مشتمل ہے۔ اس میں چیئر مین میٹرک پاس ہوتا ہے باقی اس کے ممبران ہوتے ہیں جو کہ الیکشن کے ذریعے منتخب کئے جاتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میں نے آپ کی وساطت سے وٹو صاحب سے یہ درخواست کی تھی کہ اس میں جو سرکاری ملازم شامل ہیں ان کا status کیا ہے اور جو سول کے لوگ شامل ہیں ان کا status کیا ہے؟ میں نے دوسرا سوال پوچھا تھا کہ کیا اس کمیٹی میں کوئی پنجاب اسمبلی کا ممبر شامل

ہے اگر شامل نہیں تو آئندہ کسی ممبر پنجاب اسمبلی کو اس میں شامل کرنے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! سرکاری بندوں میں متعلقہ سکول کا سینئر ہیڈ ماسٹر اور اس کا سینئر سٹاف آفیسر اور زکوٰۃ کا کوئی آفیسر۔ کمیٹی میں چیئرمین سمیت سات بندے ہوتے ہیں اور یہ محلے کی کمیٹی ہوتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انھوں نے فرمایا ہے کہ 17256 لوگوں کو وظائف دیئے گئے۔ یہ category-wise بتا دیں کہ ان طلباء کو کن categories میں تقسیم کیا گیا، میرا دوسرا سوال ہے کہ یہ وظائف دینے میں کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! سال میں دو دفعہ رقم آتی ہے ہم اسے چھ ماہ بعد تقسیم کرتے ہیں بعض اوقات سال بعد بھی دیتے ہیں۔ تقسیم کا طریق کار یہ ہے کہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل نے ہر کلاس کے لئے -/75 روپے سے لے کر -/800 روپے تک پیسے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ہم نے تو سارے بچوں کو وظائف دیئے ہیں اس لئے اس میں تو کوئی ایسا سوال ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5238 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد، 2002 تا 2004، میرج گرانٹ
اور ادائیگی کی تفصیلات

*5238 **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) میرج گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی؟

(د) کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(ہ) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن documents کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو مالی سال 03-2002 میں -/59,67,804 روپے جبکہ سال 04-2003 میں -/60,32,332 روپے میرج گرانٹ کی مد میں موصول ہوئے۔

(ب) میرج گرانٹ کے لئے 1199 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 1199 درخواست گزاروں کی مدد کی گئی۔

(د) کوئی درخواست مسترد نہیں ہوئی۔

(ہ) درخواست گزار کے استحقاق کا اختیار مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے پاس ہے جبکہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی فنڈز منظور کر کے مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے ذریعے مستحق درخواست گزار کو ادا کرتی ہے۔

(و) شادی گرانٹ کے لئے مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ فارم پر درخواست دی جاتی ہے جس پر چیئرمین مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی دستخط اور مہر لگا کر تصدیق کرتا ہے۔ فارم کے ساتھ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی کی نقل اور درخواست گزار کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لف کی جانی ضروری ہے۔

وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر کے وضع کردہ فارم پر درخواست دی جاتی ہے، اس فارم کو مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی منظوری کے بعد چیئرمین دستخط کرتا ہے اور کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی کی نقل بھی فراہم کرتا ہے، فارم پر تعلیمی وظائف کمیٹی کے ممبران کی تصدیق کروانا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں اسی sequence میں بات کرنا چاہوں گا کہ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے بھی میں نے نشاندہی کی تھی کہ زکوٰۃ کمیٹی میرج گرانٹ کی مد میں جو پیسے دیتی ہے

اس کے لئے نکاح نامہ ہونا ضروری ہے۔ یعنی شادی گزر جائے پھر نکاح نامہ ساتھ لگے اور باقی formalities پوری ہوں تو اس کے بعد کہیں پانچ ہزار روپیہ ملتا ہے۔ پھر جو پانچ ہزار روپیہ ملتا ہے، وہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے پاس جاتا ہے اور وہاں پر وہ پریس والوں کو بلاتے ہیں، لوگوں کو اکٹھے کرتے ہیں کہ ہم یہ زکوٰۃ تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ کسی بھی اور مجبور و بے کس آدمی کی تضحیک ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال کیا ہوا؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! میرا اس سلسلے میں سوال یہ ہے کہ اس وقت جو طریق کار ہے اس کو تبدیل کیا جائے۔

جناب سپیکر: یعنی پانچ ہزار روپے پہلے ملنے چاہیئں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! وزیر موصوف نے حامی بھری تھی کہ ہم اس کو review کریں گے۔ اگر شادی سے پہلے کسی کی امداد کی جائے تو بہتر ہے۔ آپ اس کی تصدیق کے لئے اس سے شادی کارڈ لے لیں یا محلے سے کوئی اور گواہیاں لے لیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ جو چار پیسے ملتے ہیں شادی سے پہلے ملنے چاہیئں تاکہ ان کو پیسے بر وقت مل جائیں۔ انہوں نے جو وعدہ فرمایا تھا یہ اتنا بتا دیں کہ اس کے متعلق کوئی کوشش ہوئی ہے یا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: ہماری حکومت کے آنے سے پہلے یہ تھا کہ گرانٹ کے پیسے بچی کو ملتے تھے اس کے والدین کو نہیں ملتے تھے۔ ہم نے دونوں چیزیں پوائنٹ آؤٹ کیں اور زکوٰۃ کونسل کو یہ سفارش کی کہ بچی کی بجائے اس کے وارث کو پیسے ملنے چاہیئں۔ اس میں اس کا باپ بھی آ سکتا ہے، اس کی ماں بھی آ سکتی ہے۔ ہماری یہ request تو انہوں نے مان لی لیکن نکاح کی شرط فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو نہیں بھیجی۔ ہم دوبارہ پھر بھیج دیتے ہیں، ہمارا کام تو لکھنا ہے، ہم دوبارہ لکھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کس کو لکھنا ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو لکھنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب ٹھیک ہے؟ یہ سفارش کر دیتے ہیں آگے پھر فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے انہوں نے کرنا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! اس بات کی بھی سفارش کر دیں شادی کے لئے جو گرانٹ ملتی ہے وہ بہت کم ہے اس کو بڑھانے کے لئے بھی خصوصی طور پر مہربانی فرمائیں تاکہ جس کی شادی ہو رہی ہے اس کو جہیز میں کوئی فائدہ حاصل ہو سکے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ دن بدن زکوٰۃ کی کٹوتی میں کمی واقع ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود معزز رکن کے فرمان کے مطابق ہم اس بات کی سفارش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ نے تو سفارش ہی کرنی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: ٹھیک ہے۔ ہم اس کو بڑھانے کے لئے بھی لکھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وٹو صاحب!

سید حسن مرتضٰی: جناب والا! جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ 1199 لوگوں کو ہم نے گرانٹ دے دی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس مد میں کل کتنی رقم رکھی گئی تھی اور میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ دوسری شادی کرنے پر بھی یہ پانچ ہزار روپے کی رقم مل سکتی ہے؟

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! ہم کل بجٹ کا 4 فیصد میرج گرانٹ کے لئے رکھتے ہیں یعنی ضلع میں جو بجٹ ہوتا ہے اس کا چار فیصد اس مد میں رکھتے ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب والا! بجٹ کا چوتھا حصہ مجھے تو نہیں پتا کہ کتنا بنتا ہے۔ یہ کل بجٹ کتنا ہے پہلے یہ تو بتائیں؟

جناب سپیکر: وہ مختلف اضلاع کا مختلف ہو گا یا پورے صوبے کا آپ پوچھ رہے ہیں؟

سید حسن مرتضٰی: جناب والا! میں فیصل آباد ضلع کا پوچھ رہا ہوں۔ اس کا پورا بجٹ کتنا تھا؟ اس کا ایک چوتھائی پھر میں خود نکال لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کا جھنگ سے تعلق ہے۔ آپ جھنگ کا پوچھیں۔ آپ فیصل آباد کا پوچھ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں آپ کے لئے پوچھ رہا ہوں کیونکہ آپ پوچھ نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر۔ فیصل آباد کو اس سال کتنا پیسا دیا گیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! یہ تو جواب میں بھی لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جواب میں لکھا ہوا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جی، ہاں۔

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! اس کی پہلے منظوری مقامی زکوٰۃ کمیٹی دیتی ہے۔ جب تک اس کی منظوری مقامی زکوٰۃ کمیٹی نہ دے اس کی درخواست اوپر نہیں جاتی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو کتنی درخواستیں recommend کرنے کا اختیار ہے؟

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! میں سمجھ نہیں سکا، دوبارہ ارشاد فرما دیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی شادی کے لئے کیس کی سفارش کرتی ہے۔ مقامی کمیٹی کو کتنے cases recommend کرنے کا اختیار ہے۔ اس کا اختیار محدود ہے یا لا محدود ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! بجٹ کا چار فیصد حصہ کے مطابق انہوں نے کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: چار فیصد بجٹ تو ٹوٹل ضلع کو مل گیا۔ آگے وہ رقم کمیٹیوں کو کیسے تقسیم ہوتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! اس سلسلے میں وہ جتنی مرضی درخواستیں recommend کر سکتے ہیں۔ آگے فیصلہ کرنا ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کا کام ہے۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کتنے لوگوں کی سفارش کر سکتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! مقامی کمیٹی سب کی سفارش کر سکتی ہے ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ لا محدود deserving cases کو وہ recommend کر سکتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرے اگلے سوال کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جب وہ سوال آئے گا پھر دیکھ لیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! چونکہ رکاوٹ اسی کام میں ہوتی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نے کچھ اپنے مخصوص مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین رکھے ہوتے ہیں اور وہ ان کی درخواستیں recommend کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے سب کو فائدہ نہیں پہنچتا۔

جناب سپیکر: وہ جب اگلا سوال آئے گا تو اس وقت دیکھ لیں گے۔ محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب والا! ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ میرج گرانٹ کے لئے جتنی بھی درخواستیں آئیں مقامی کمیٹی ان سب کو recommend کر سکتی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ ان کے پاس جو فنڈز ہوتے ہیں وہ بہت کم ہوتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ تین چار بچیوں کو یہ گرانٹ دے سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں دے سکتے، کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کسی بھی زکوٰۃ کمیٹی نے اگر بیس درخواستوں کی سفارش کی ہو تو انہوں نے بیس لوگوں کو یہ گرانٹ دی ہو؟

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! کوئی پابندی نہیں ہے یعنی قانون میں کوئی قدغن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال۔ جناب انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب والا! On his behalf سوال نمبر 5626 (معزز رکن نے انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 5626 دریافت کیا)

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

ضلع رحیم یار خان، 2002 تا 2004، صحت کے ادارہ جات کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*5626 **انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں صحت کے ادارہ جات کی مالی امداد کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ امداد کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟
(ج) کتنے ادارہ جات کی اس مد میں امداد کی گئی؟
(د) کتنے ادارہ جات کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟
(ہ) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(و) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن documents اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): نہیں جناب! اس کا جز (ب) جو ہے اس کا جواب پڑھا جائے۔ سوال تھا کہ "مذکورہ امداد کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں۔" وزیر موصوف اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جواب لکھا ہوا ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب والا! وزیر موصوف اس کو پڑھ دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع رحیم یار خان کو صحت کے ادارہ جات کی مد میں مالی سال 03-2002 کے دوران -/52,01,710 روپے جبکہ مالی سال 04-2003 کے دوران -/52,57,954 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ہر ضلع اپنے موصولہ بجٹ کا چھ فیصد صحت عامہ کے لئے ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں اور بنیادی دیہی مراکز میں تقسیم کرتا ہے۔ ہسپتال امداد کے لئے اپنی demand سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو آگاہ کرتے ہیں۔ لہذا دونوں مالی سال کے دوران ضلع رحیم یار خان کے تین تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی طرف سے demand موصول ہوئی۔

(ج) مذکورہ بالا چاروں ادارہ جات کی دونوں مالی سالوں میں امداد کی گئی۔

(د) کوئی درخواست مسترد نہیں ہوئی۔

(ہ) ضلع زکوٰۃ کمیٹی کسی بھی صحت کے ادارہ کے لئے فنڈز کی منظوری دیتی ہے۔ مذکورہ مدت کے دوران صحت کے ادارہ جات کے لئے فنڈز کی منظوری دینے والی اتھارٹی کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:۔

جناب سپیکر! اس سوال میں ابہام ہے۔ یہ سوال انہوں نے پہلے کیا ہے کہ صحت کے ادارہ جات کی مالی امداد کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے سوال میں ابہام ہے انہوں نے اس مد میں پوچھا ہی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میرا جواب یہ ہے کہ مثال کے طور پر ایک ضلع میں پانچ ادارے ہیں۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ مذکورہ امداد کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اس کا جو جز (الف) ہے اس سے ہی یہ متعلقہ سوال ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: نہیں۔ جناب والا! پہلے یہ لکھا ہے کہ مالی سال 04-2003 میں صحت کے ادارہ جات کی مالی امداد کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ انہیں اتنی رقم موصول ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: درست ہے۔ یہ جز (ب) بھی اسی سے link کرتا ہے۔ مذکورہ امداد کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟ پہلے وہ ٹوٹل رقم پوچھ رہے ہیں کہ ضلع رحیم یار خان میں کتنی رقم دی گئی ہے؟ اب یہ درخواستیں پوچھ رہے ہیں کہ کتنی درخواستیں اس سلسلے میں موصول ہوئی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! اس میں تھوڑا سا ابہام پیدا ہوا میری اس سلسلے میں اپنے محکمے سے بھی کافی بحث و تمحیص ہوئی۔ محکمہ یہ کہہ رہا تھا کہ معزز رکن نے یہ جواب مانگا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محکمے نے تو جواب دے دیا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! آگے آپ دیکھیں جز (ج) ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! سوال یہ ہے کہ مذکورہ امداد کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟ اس کا جواب یہ نہیں ہے کہ موصولہ کا چھ فیصد ہوتا ہے یا 9 فیصد ہے۔ یہ بڑا clear سوال ہے کہ کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں؟ اس کا یہ جواب دے دیں اس میں تو کوئی لمبی چوڑی بات ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر یہ بتا دیں کہ کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! یہ میرا اپنا ideal ہے کہ:

آوازیں: نہیں۔idea نہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! آگے آپ جز(ج) پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ سوال صحیح طرح سے کر نہیں پائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وزیر موصوف کو floor دیا ہے۔آپ ان کی بات سن لیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پوچھنا چاہتے تھے پوچھ نہیں سکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کتنے ادارہ جات کو اس مد میں امداد دی گئی۔ محکمے نے تفصیل سے بتایا ہے کہ چار ہسپتالوں کو رقم دی گئی لیکن پھر میں نے جب اس کے اعداد و شمار لئے تو پانچ ہزار لوگ ایسے تھے جو اس مد میں مستفید ہوئے لیکن سوال کے ساتھ میں ابھی بھی agree نہیں کرتا جس طرح سے یہ پوچھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی مسئلہ حل نہیں ہوا۔وٹو صاحب! آپ صرف یہ بتا دیں کہ ٹوٹل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں،آپ کو اس کا کوئی اندازہ ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ جب میرے پاس یہ سوال آیا اور محکمے کے ساتھ اس پر discussion ہوئی۔ابھی بھی متعلقہ افسران لابی میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ ممبر کی یہ خواہش نہیں کہ ہسپتال کو کتنے پیسے ملے ہیں وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بتادیں کہ درخواستیں کتنی آئی ہیں؟ان کا تو بڑا سادہ سا سوال ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! تقریباً پانچ ہزار بندوں نے درخواستیں دیں۔ابھی میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔پانچ ہزار بندوں کو رحیم یار خان میں رقم دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں،آپ ایسا کریں کہ ایک ہفتے کے اندر اندر درخواستوں کی جو exact تعداد ہے وہ جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کو بتادیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: ویسے ان کو سوال بھی دوبارہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ medical base پر کتنی رقم بطور امداد زکوٰۃ فنڈ میں سے دیتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! 50 ہزار روپے تک زکوٰۃ فنڈ میں سے علاج کرایا جا سکتا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جز (ج) میں جواب فرمایا ہے کہ مذکورہ بالا چاروں ادارہ جات کو دونوں مالی سالوں میں امداد کی گئی اس سلسلے میں یہ صرف فرمادیں کہ ان کی demand کتنی تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! زکوٰۃ کی تقسیم آبادی کے حساب سے تھی۔ زکوٰۃ فنڈ میں سے 10 فیصد رقم میڈیکل الاؤنسز کے لئے رکھی جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ان کی ڈیمانڈ کیا تھی؟ بس چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! زکوٰۃ فیڈرل زکوٰۃ کونسل سے آبادی کے حساب سے صوبوں کو آتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو آبادی کے حساب سے 10 فیصد مل گیا لیکن ڈیمانڈ کتنی تھی۔ 10 فیصد ہی تھی، کم تھی یا زیادہ تھی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! وہ ڈیمانڈ نہیں کرتے۔ چونکہ automatically ان کے پاس آ جاتی ہے اس لئے ان کی کوئی ڈیمانڈ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جاوید اکبر ڈھلوں صاحب!

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: جناب سپیکر! وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کتنی مدت کے لئے بنائی جاتی ہے اور موجودہ ضلعی کمیٹی سے استعفیٰ لینے کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! کمیٹی کی میعاد تین سال ہوتی ہے۔ یہ جو سوال کر رہے ہیں اس کے بارے میں fresh question پوچھیں میں اس کا جواب دے دوں گا۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: جناب سپیکر! رحیم یار خان کی نئی ضلعی زکوٰۃ کمیٹی جو بنی تھی اس کو ایک یا ڈیڑھ سال کے بعد ہٹا دیا گیا ہے۔ اس پر کرپشن کے الزامات تھے یا کوئی اور وجہ تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! اس کے لئے fresh question دیں میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ Next question سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال نمبر 5891 ہے۔

سال 03-2002 اور 04-2003 زکوٰۃ کی رقوم میں خُورد بُرد کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*5891 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 03-2002 اور 04-2003 میں زکوٰۃ کی ہر سال کل کتنی رقم کے خُورد بُرد ہونے کے کیسز محکمہ کو رپورٹ کئے گئے، ان میں سے کتنی رقوم وصول کی گئیں، ہر سال کی الگ الگ تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) رقم خُورد بُرد کرنے کے الزام میں کتنے مقدمات درج کئے گئے، کتنے افراد گرفتار ہوئے، کیا خُورد بُرد کرنے والے افراد میں سرکاری ملازمین بھی شامل ہیں؟

(ج) زکوٰۃ کی رقوم کی خورد برد کے کتنے کیسز گزشتہ ایک سال میں زکوٰۃ آڈٹ ڈائریکٹوریٹ نے پکڑے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں 150 کے قریب خُورد بُرد کے کیس رپورٹ کئے گئے۔ جن میں مالی سال 03-2002 میں -/23,75,142 روپے جبکہ 04-2003 میں -/47,49,440 روپے خورد برد ہوئے، جن میں سے اول الذکر

مالی سال میں-/4,64,650روپے اور مؤخر الذکر مالی سال میں-/14,88,270 روپے وصول کئے گئے اور بقیہ رقم کی ریکوری کے لئے محکمہ کوشاں ہے۔

(ب) رقم خُورد بُرد کرنے کے الزام میں 88 مقدمات درج ہوئے 2 افراد گرفتار ہوئے تاہم ان میں کوئی بھی سرکاری ملازم شامل نہ تھا۔

(ج) زکوٰۃ آڈٹ ڈائریکٹوریٹ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف ایک کیس کی نشاندہی کی جس میں-/46,264روپے خُورد بُرد ہوئے تھے۔ یہ رقم وصول کر کے ضلع زکوٰۃ فنڈ میں جمع کروادی گئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز(الف) میں یہ سوال کیا تھا کہ ہر سال زکوٰۃ کی کتنی رقم خُورد بُرد ہوئی ہے اور اس کے کتنے cases محکمے کو رپورٹ کئے گئے ہیں؟ اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ پہلے سال 03-2002 میں -/23,75,142 روپے خُورد بُرد ہوئے اور 04-2003 میں-/47,49,440روپے خورد برد ہوئے یعنی ہر سال زکوٰۃ کی خُورد بُرد میں کمی ہونے کی بجائے محکمے کی کارکردگی کی وجہ سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اور اس خُورد بُرد کو روکنے کے لئے محکمے نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! اس کے لئے ہم نے سخت اقدامات کئے ہیں، رقم recover کی گئی ہے اور ان کے خلاف پرچے درج کروائے گئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! آپ اس سے محکمے کی کارکردگی کا اندازہ لگائیں کہ انہوں نے خود جواب میں لکھا ہے کہ اول الذکر مالی سال میں 23 لاکھ میں سے 4 لاکھ روپیہ recover ہوا ہے۔ اگلے سال 47 لاکھ میں سے 14 لاکھ روپے recover ہوا ہے۔ 88 مقدمات درج کئے گئے تھے جن میں صرف 2 افراد گرفتار ہوئے ہیں۔ اس سے تو ہمارے اوپر خدا کا غضب نازل ہو گا کہ زکوٰۃ کے پیسوں کی بھی اس طرح لوٹ کھسوٹ ہو رہی ہے تو مہربانی کر کے ہمیں بتائیں کہ زکوٰۃ جیسے محکمے کے اندر بھی اس طرح لوٹ مار مچی ہوئی ہے اس کو روکنے کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! ہماری کوشش سے recovery ہوئی اور زیادہ مقدمات اس وجہ سے درج نہیں کرواتے کہ جو کیس litigation میں چلا جائے اس پر recovery مشکل ہو جاتی ہے۔اس وجہ سے ہم تھوڑے پیسے recover کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ recovery بھی کریں اور کوشش کریں کہ انہیں زیادہ سے زیادہ سزا ملنی چاہئے۔جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ خُورد بُرد ہوئی ہے تو اس خُورد بُرد کی نوعیت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! اس میں زیادہ شکایات یہ آئی ہیں کہ چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی زیادہ زکوٰۃ اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ زکوٰۃ خُورد بُرد کے الزام میں 88 مقدمات درج ہوئے۔2 افراد گرفتار ہوئے تاہم کوئی بھی سرکاری ملازم نہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب کوئی مقدمہ درج ہوتا ہے تو ایک آدمی کے خلاف ضرور درج ہوتا ہے۔ کم از کم 88 افراد کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں۔2 افراد گرفتار ہوئے ہیں تو کیا باقی 86 آدمیوں کے خلاف مقدمات جھوٹے ثابت ہوئے، وہ discharge ہوئے یا وہ گرفتار ہی نہیں ہوئے اور اگر گرفتار ہی نہیں ہوئے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! وہ زکوٰۃ کمیٹی کے بندے ہوتے ہیں اس میں سرکاری ملازم کوئی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ اس کرپشن میں جو ٹوٹل 88 آدمی involve تھے لیکن صرف دو افراد گرفتار ہوئے ہیں، باقی 86 آدمیوں کے بارے میں محکمہ کیا سوچ بچار کر رہا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ سب سے پہلے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم پیسے وصول کریں۔ جن لوگوں نے پیسے واپس کر دیئے ہیں ان کے خلاف پرچہ درج نہیں ہوا۔ یہ وہی بندے ہیں جنہوں نے پیسے واپس نہیں کئے تو ان کے خلاف پرچے درج ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ابھی تک جتنے بھی سوالات کئے گئے ہیں وہ آپ نے Chair پر بیٹھ کر بارہا یہ direction دی ہے کہ وزراء صاحبان گھر سے تیاری کر کے آیا کریں تو وزیر صاحب نے جو تیاری کی ہوئی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ ممبر کی طرف سے Chair نے جو جواب پوچھا ہے کہ 86 لوگوں کے خلاف مقدمات کدھر گئے ہیں؟ وزیر صاحب ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکے۔ دوسری بات یہ کہ میرا ضمنی سوال ہے کہ جن لوگوں کے خلاف انہوں نے ایف آئی آر درج کروائی ہیں وہ ذرا ایف آئی آرز کے نمبرز ہاؤس کو بتادیں۔

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ fresh نہیں ہے یہ تو اس سے related ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال کے جواب میں بتایا کہ 2 افراد گرفتار ہوئے، چلیں ان دو کے بارے میں بتادیں کہ ان سے کوئی recovery ہوئی اور اس وقت ان کا status کیا ہے۔ کیا وہ bail out ہو چکے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! ان کے خلاف انٹی کرپشن میں پرچہ ہوا ہے جو زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ bail پر ہیں یا گرفتار ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: وہ bail پر ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: recovery ہو گئی ہے یا نہیں ابھی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: recovery نہیں ہوئی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال ہے اس کا جواب انھیں categorically دینا چاہئے۔ اگر انھوں نے غریبوں کی اس مد میں رکھے گئے پیسوں میں لوٹ کھسوٹ کی ہے۔ اس پر حکومت پنجاب کا اچھا خاصا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اگر انھوں نے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی ہے تو یہ انتہائی relevant question ہے۔ اگر ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اس کے بعد ان کی گرفتاری عمل میں آ گئی۔ یہ بڑا سادہ سا سوال ہے کہ کیا وہ جیل کے اندر ہیں، کیا وہ judicial

lock upمیں ہیں،اگر وہjudicial lock up میں ہیں توان کی کیاپوزیشن ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وہbailپر ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!وہ کسbailپر ہیں؟کیاان کیinterim bailچل رہی ہے یاان کی bail grantہو گئی ہے اور وہbail after arrestکروانے کے بعد باہر آ چکے ہیں۔اگر وہ باہر آ چکے ہیں تو کس طرح آ گئے ہیں اور محکمے نے کیاکارروائی کی ہے،کیا کوئیrecoveryہوئی ہے یا نہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر!آئندہ سوالوں میں یہ ساری بات واضح ہو جائے گی۔آئندہ جو سوال پورے پنجاب سے متعلقہ ہیں ان میں آپ دیکھیں گے کہ جن لوگوں کے خلاف پرچے درج ہوئے ان سےrecoveryنہیں ہوئی اور جن کے خلاف پرچے درج نہیں ہوئے ہیں ان سے رقم کیrecoveryہو گئی ہے۔یہ لوگbailپر ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ یہ جو دو آدمی ہیں کیا وہinterim bailپر ہیں یا bail confirmہو گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: اس بارے میں، میں محکمے سے پوچھ کر جواب دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر!میں نے جز(ج)میں سوال کیا تھا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران اس محکمے میں انہی چیزوں پر نگرانی کے لئے ایک زکوٰۃ آڈٹ ڈائریکٹوریٹ موجود ہے جو اس کا آڈٹ کرتے ہیں۔میں نے یہ سوال کیا تھا کہ انھوں نے کتنے کیس پکڑے ہیں؟اس کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ صرف ایک کیس کی نشاندہی جس میں-/46,264روپے خُورد بُرد ہوئے۔ محکمے کے اندر46لاکھ روپے سے زیادہ غبن ہوااور زکوٰۃ آڈٹ ڈائریکٹوریٹ نے پورے سال میں صرف ایک کیس پکڑا ہے۔اس کی کارکردگی کیا محل نظر نہیں ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر!محکمے کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے۔اگر دو کیس ہوتے تو وہ بھی بتا دیتے۔ صرف ایک ہی کیس تھا جسے پکڑ لیا گیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 5997

پی پی۔154 لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد اور حلقہ بندی کے طریق کار کی تفصیل

*5997 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔154 لاہور میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا ان کی حلقہ بندی آبادی کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے۔ اگر درست ہے تو کیا تمام زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے دائرہ کار (Area of Operation) میں آبادی کا بہت بڑا تفاوت پایا جاتا ہے۔ کیا محکمہ اس تفاوت کو ختم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) حلقہ پی پی۔154 لاہور میں 22 زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18(1) کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں درج ذیل حد بندی پر قائم کی گئی ہیں۔

1۔ Settled دیہی علاقہ میں ہر ریونیو اسٹیٹ پر ایک کمیٹی

2۔ Unsettled علاقہ میں ہر دیہہ اور گاؤں پر ایک کمیٹی

3۔ شہری علاقہ میں ہر وارڈ میں ایک کمیٹی۔

ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث مذکورہ بالا حدود میں قائم کی گئی کمیٹیوں میں آبادی کا تفاوت پیدا ہو گیا ہے۔ محکمہ اس پہلو پر کام کر رہا ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کی ذمہ داری صوبائی زکوٰۃ کونسل کے پاس ہے۔ کونسل نے انتہائی غور و خوض کے بعد تین ہزار نفوس کی آبادی پر ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل کا فیصلہ کیا اور تمام ضلع زکوٰۃ کمیٹی ہائے پنجاب کو اس بابت ہدایات جاری کر دی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا محکمے نے اس سے اتفاق کا اظہار کیا ہے کہ جو مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم کی جاتی ہیں، کسی جگہ پر آبادی پانچ ہزار ہوتی ہے اور کسی جگہ پر ایک لاکھ ہوتی ہے لیکن زکوٰۃ تو سب کو ایک جتنی ملتی ہے۔ انھوں نے اس کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ محکمے نے یہ طے کر دیا ہے کہ تین ہزار نفوس کی آبادی پر ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی تشکیل کی جائے گی۔ اس کی

تشکیل کب سے شروع ہو گی اور اس کی کیا progress ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! جب زکوٰۃ کمیٹی کا الیکشن شروع ہوا تو تمام الیکشن سے پہلے حلقہ بندیاں ہوتی ہیں۔ جب الیکشن شروع ہوئے ہیں تو اس وقت چیئرمین زکوٰۃ کو لکھا گیا کہ آپ اپنی آبادی کے حساب سے اس کی درستی کریں۔ اس میں پانچ ضلعوں یعنی جہلم، خانیوال، وہاڑی، راولپنڈی اور ساہیوال کی اطلاع واپس پہنچی کہ انھوں نے آبادی کے حساب سے کمیٹیوں کی درستی کر لی ہے، باقیوں نے نہیں کی ہے جو آئندہ الیکشن میں ہوں گی۔

جناب سپیکر: ابھی جو تین ہزار نفوس پر مشتمل ایک کمیٹی ہو گی یہ آپ نے جواب میں لکھا ہے۔ اس پر ان کا سوال یہ ہے کہ تین ہزار نفوس والی کمیٹیوں پر عملدرآمد کب شروع ہو گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا تھا کہ جب الیکشن شروع ہوئے تو اس وقت محکمے نے پورے اضلاع میں چیئرمینوں کو لکھا کہ اپنی کمیٹیوں کی حد دیکھیں۔ اس میں ایک کمزوری یہ بھی ہے کہ پورے پنجاب میں 25257 کمیٹیاں ہیں ہم انھیں بڑھا نہیں سکتے صرف rationalize کر سکتے ہیں۔ اس پر صرف پانچ اضلاع سے رپورٹ واپس آئی ہے کہ وہاں پر انھوں نے rationalize کر لی ہے باقی آئندہ الیکشن پر ہی ہو سکتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس وقت practically بہت مسئلہ ہے کہ کسی جگہ پر تو تین ہزار پر واقعی کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور کسی جگہ پر ایک لاکھ آبادی پر بنائی ہوئی ہے۔ اس محلے والوں کو پتا ہی نہیں ہے کہ کہاں سے پکڑ کر چیئرمین لے آتے ہیں اور لا کر بنا دیتے ہیں اور کسی مسجد میں بیٹھ کر پروگرام کرتے ہیں اور وہیں سے اپنے لوگوں کو پکڑ کر لے آتے ہیں۔ جس علاقے کے لئے کمیٹی بنی ہوتی ہے اس کو اس کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس پر موثر عملدرآمد ہونا چاہئے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! جب الیکشن شروع ہوا تو اس وقت دیہاتوں میں پٹوار سرکل اور شہروں میں وارڈ کے حساب سے کیا ہے۔ اب آبادی میں جو فرق ہے تو محکمہ آہستہ آہستہ اس کو کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کب تک ہو جائے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: آئندہ الیکشن سے پہلے تمام پنجاب میں آبادی کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سید مجاہد علی شاہ صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو:On his behalf سوال نمبر6920(معزز رکن نے سید مجاہد علی شاہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر6920دریافت کیا)

پاکپتن،چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی تعلیمی قابلیت اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*6920سید مجاہد علی شاہ:کیاوزیرزکوٰۃ وعشرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ضلعی چیئرمین زکوٰۃ وعشرایک شخص ایک ہی بار منتخب ہو سکتا ہے؟

(ب) ضلع کاچیئرمین منتخب ہونے کے لئے تعلیمی معیار کیاہے؟

(ج) ضلع پاکپتن کے چیئرمین زکوٰۃ وعشر کا تعلیمی معیار کیاہے اور وہ کتنے عرصہ سے چیئرمین منتخب ہوتے آرہے ہیں آگاہ فرمائیں؟

وزیرزکوٰۃ وعشر:

(الف) جی نہیں۔قانون میں ایسی کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی کاچیئرمین منتخب ہونے کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر نہ ہے۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی پاکپتن کے چیئرمین کا تعلیمی معیار میٹرک ہے وہ02-07-2004 کوپہلی مرتبہ اس عہدہ پر فائز ہوئے۔

جناب ارشد محمود بگو:جناب سپیکر اس میں ضلع کے چیئرمین کے تعلیمی معیار کے متعلق پوچھا گیاہے اور فرمایایہ گیاہے کہ "جی ہاں تعلیمی معیار مقرر نہ ہے۔"

جناب سپیکر!اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ابھی وزیر موصوف نے فرمایاہے کہ زکوٰۃ کے فنڈ میں اتنی کرپشن ہوئی ہے اور اتنی لوٹ مار ہوئی ہے۔وہ اسی لئے ہوئی ہے کہ ہم نے ضلعی چیئرمین کے سلسلے میں کوئی معیار مقرر نہیں کیا۔میراان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیایہ مقامی چیئرمین سے لے کر ضلع چیئرمین کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر کرنے کاارادہ رکھتے ہیں؟

وزیرزکوٰۃ وعشر:جناب سپیکر!لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کا میٹرک ہونالازمی ہے اور ضلعی چیئرمین کاکوئی اندراج نہیں ہے۔اس کے لئے ہم کوشش کریں گے اور فیڈرل زکوٰۃ کونسل کولکھتے ہیں کہ اس کاتعلیمی معیار مقرر کریں۔

جناب سپیکر: کیا مقامی کمیٹی کے چیئرمین کے لئے میٹرک معیار ہے اور ضلعی چیئرمین کے لئے کوئی معیار نہیں ہے؟۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: نہیں، کوئی معیار نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح ایم پی اے بننے کے لئے بی۔اے ہونا ضروری ہے اور ڈسٹرکٹ ناظم میٹرک ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا حکومت اس بارے میں کوئی سوچ بچار کر رہی ہے کہ ضلعی چیئرمین کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر کر دیا جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! جس طرح فاضل ممبران کی آراء آرہی ہیں۔ ہم اسی طرح فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو لکھیں گے کہ ضلعی چیئرمین کے لئے تعلیمی معیار مقرر کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ عابدہ جاوید!

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کا جو چناؤ ہوگا اس کا معیار کیا صرف میٹرک تعلیم ہو گی یا کیا اخلاق و کردار کو بھی مدنظر رکھا جائے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! ہم مسلمان ہیں اور یہ ایک اسلامی فریضہ ہے۔ اس کے لئے بندے کو مکمل مسلمان ہونا چاہئے۔ اس کے لئے صوم و صلوٰۃ کا پابند ہونا چاہئے۔

جناب ارشد محمود بگو: انھوں نے فرمایا ہے کہ مسلمان ہو۔ ہم مسلمان تو سب ہی ہیں لیکن مسلمانوں میں چور بھی ہوتے ہیں۔ باجی کا یہ سوال بہت اچھا ہے۔

جناب سپیکر: انھوں نے کہا ہے کہ جو صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو۔

وزیر عشر و زکوٰۃ: جناب سپیکر! محکمہ زکوٰۃ کا انحصار لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں پر ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ شرط لازم ہے کہ لوکل زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین میٹرک ہو، نماز کا پابند ہو، وہ شریعت کا پابند ہو۔ یہ قانون میں درج ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سید مجاہد علی شاہ صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص: On his behalf سوال نمبر 6921 (معزز رکن نے سید مجاہد علی شاہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال 6921 دریافت کیا)

سال 2004-05 زکوٰۃ فنڈز میں وفاقی حکومت کی گرانٹ، تقسیم اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیل

*6921 سید مجاہد علی شاہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب کو 2004-05 میں کل کتنی رقم وفاقی حکومت سے زکوٰۃ کی مد میں موصول ہوئی؟

(ب) 2004-05 میں زکوٰۃ کی رقوم کن کن مدات میں خرچ ہوئیں؟

(ج) ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی طرف سے زکوٰۃ کی تقسیم کے نظام میں آڈٹ کا کیا طریق کار ہے، بیان فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) صوبہ پنجاب کو مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے مالی سال 2004-05 میں -/4,14,77,31,000 روپے موصول ہوئے۔

(ب) 2004-05 میں زکوٰۃ کی رقوم درج ذیل مدات میں خرچ ہوئیں۔

1۔ گزارہ الاؤنس 2۔ تعلیمی وظائف
3۔ دینی مدارس 4۔ شادی الاؤنس
5۔ صحت 6۔ سماجی بہبود / بحالی
7۔ ٹیکنیکل تعلیمی وظائف 8۔ مستقل بحالی سکیم
9۔ انتظامی اخراجات

(ج) ضلع کی سطح پر زکوٰۃ کی تقسیم کا انٹرنل آڈٹ کرنے کے لئے ایک آڈٹ آفیسر، ایک آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر دو سو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک آڈیٹر تعینات کیا گیا ہے۔ یہ آڈٹ سٹاف زکوٰۃ کی تمام مدات میں فنڈز کی ادائیگیوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور کسی بھی بے ضابطگی کی صورت میں متعلقہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو آگاہ کرتا ہے جہاں قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ڈویژنل آڈٹ سٹاف بھی تعینات کیا گیا ہے جو ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا آڈٹ کر کے براہ راست رپورٹ چیف ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب کو ارسال کرتا ہے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی طرف سے بھی تمام زکوٰۃ کمیٹیوں کا آڈٹ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کو ایک سال کے مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے 4۔ ارب 14 کروڑ 17 لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں جبکہ پنجاب کی آبادی سات کروڑ سے متجاوز ہے اور اس میں دو اڑھائی کروڑ افراد ایسے ہوں گے جو غربت کی لائن سے نیچے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 4۔ ارب روپے ایک سال میں ملے، خود وزیر صاحب نے ایک ضمنی سوال میں کہا کہ ہم surrender کر دیتے ہیں تو اس میں سے کتنے surrender کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر زکوٰۃ وعشر!

وزیر زکوٰۃ وعشر: جناب سپیکر! شیخ اعجاز صاحب کا پہلے سوال تھا کہ عید کے موقع پر لوگوں کو زکوٰۃ تقسیم نہیں کی گئی۔ اسی سوال میں انہوں نے یہ پوچھا کہ اس وقت زکوٰۃ عشر فنڈ میں کتنی رقم میسر ہے تو اس کا جواب تھا کہ زیادہ رقم جو surrender ہوئی وہ تعلیمی مد سے ہوئی اور پنجاب زکوٰۃ کونسل کو اس کے پیسے دوسری جگہ پر تقسیم کا حق نہیں ہے۔ وہ پیسے فیڈرل زکوٰۃ کو واپس جائیں گے، فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو یہ حق ہے کہ وہ کسی دوسری مد میں پیسے بھیجیں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ یہ amout جو 4۔ ارب 14 کروڑ ہے ان میں سے کتنی رقم واپس ہوئی ہے اور کتنی آپ نے استعمال کی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر: یہ جو پیسے واپس ہوئے ہیں یہ صرف تعلیم کی مد سے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تعلیم اور وظائف کی مد میں ہوئے ہیں۔ جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہی توجہ دلانا چاہتا تھا کہ ہمارے پاس اگر زکوٰۃ کے تھوڑے بہت resources ہوتے بھی ہیں تو زکوٰۃ سسٹم یا ہماری انتظامیہ میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ لوگ وہاں تک پہنچ سکیں بلکہ وہ واپس چلے جاتے ہیں۔ خدارا! اس سسٹم کو ایسا بنائیں کیونکہ 4۔ ارب روپے ایک reasonable amount ہے اور اگر یہ پنجاب میں صحیح طریقے سے خرچ ہو تو اس سے بہت زیادہ نہیں تو تھوڑا بہت لوگوں کو ریلیف مل سکتا ہے لیکن یہ پیسے واپس چلے جائیں تو پھر وہ نقصان ہوتا ہے اس لئے اس سسٹم کو بہتر بنایا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مرکزی حکومت سے پنجاب حکومت جو زکوٰۃ کا فنڈ کس ratio سے لیتی ہے، آبادی کے ratio سے، ریونیو کے ratio سے یا کس فارمولے پر ان سے پیسے لیتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: آبادی کے فارمولے پر پیسے ملتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ ضلع کی سطح پر زکوٰۃ کی تقسیم کا انٹرنل آڈٹ کرنے کے لئے ایک آڈٹ آفیسر، ایک آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر دو سو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک آڈیٹر تعینات کیا گیا ہے۔ یہ آڈٹ سٹاف زکوٰۃ کی تمام مدات میں فنڈز کی ادائیگیوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور کسی بھی بے ضابطگی کی صورت میں متعلقہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو آگاہ کرتا ہے۔ جہاں قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ یہ جو جواب میں آڈٹ آفیسر اور اسسٹنٹ آڈٹ آفیسر کی یہاں پر تفصیل بیان کی گئی ہے اور اس کا جو procedure بتایا گیا ہے یہ کس rule کے تحت ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر عشر زکوٰۃ!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! یہ ذرا سوال دہرا دیں۔

شیخ اعجاز احمد: میرا سوال یہ ہے کہ ضلع کی سطح پر زکوٰۃ کی تقسیم کا جو آپ نے انٹرنل آڈٹ کا اہتمام کیا ہے اس میں آڈٹ آفیسر، اسسٹنٹ آڈٹ آفیسر اور دو سو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک آڈیٹر تعینات کیا گیا ہے یہ کس rule کے تحت آپ نے تعینات کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: یہ سٹاف کے مطابق ہی کیا گیا ہے۔ جو ہمیں اس وقت سٹاف میسر ہے اس کے مطابق تقسیم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کوئی محکمے کے by laws ہیں یا کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: ہمارے پاس زکوٰۃ کے ملازمین ہیں اور 200 سے زیادہ ہم کر نہیں سکتے اور ابھی ہم نے لکھا ہے کہ ان کی سیٹیں بڑھائی جائیں تاکہ ہم زیادہ بندوں کی تعیناتی کر سکیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میرا جو سوال ہے وہ بڑا clear ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ کس رول کے تحت ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے خزانے سے اس کو تنخواہ مل رہی ہے جو آپ نے انٹرنل آڈٹ کرنے کے لئے ایک آڈٹ آفیسر، ایک آڈٹ اسسٹنٹ اور 200 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر پھر ایک آڈیٹر تعینات کیا گیا ہے تو یہ ذرا متعلقہ رولز پڑھ کر بتا دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! یہ تمام رولز فیڈرل زکوٰۃ کونسل بنا رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تمام رولز فیڈرل زکوٰۃ کونسل بناتی ہے اور اس rule کے مطابق انہوں نے کرنا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی تین سال کے لئے قائم کی جاتی ہے کیا یہ جو آڈیٹر ہیں یہ تین سال کے عرصے میں ایک دفعہ بھی اس کا مکمل طور پر آڈٹ کرتے ہیں یا اس طرح کی کوئی practice ہے کہ ایک دفعہ مکمل اس کا آڈٹ ہو جاتا ہو؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! یہ ہر سال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: سال میں ایک دفعہ ہر کمیٹی کا آڈٹ ہوتا ہے۔ اگلا سوال سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کا ہے۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: سوال نمبر 7363۔

ضلع لودھراں میں 2003 تا حال، زکوٰۃ فنڈز
اور تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*7363۔ سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) 2003 سے آج تک محکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع لودھراں کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ادائیگی کے لئے ملی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) موجودہ مالی سال کے دوران آج تک مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں کتنی کتنی رقم کس کس مد میں تقسیم کی گئی ہے، تفصیل کمیٹی وار فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) 2003 سے آج تک ضلع زکوٰۃ کمیٹی لودھراں کو سال وار ملنے والی رقم درج ذیل ہے۔

سال2003-04	6,68,63,032/- روپے
سال2004-05	7,73,17,740/- روپے
سال2005-06	1,63,38,128/- روپے

(ب) مالی سال2005-06(پہلی قسط)کے دوران اب تک ان مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو -/1,24,72,000 روپے کی رقم مختلف مدات میں فراہم کی گئی۔ مدوار اور کمیٹی وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید محمد رفیع الدین بخاری: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب)میں بیان کیا گیا ہے کہ ان مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو 2005 اور 2006 کے درمیان مختلف مدات میں ایک کروڑ چوبیس لاکھ بہتر ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ کیا یہ فرمانا پسند کریں گے کہ ہر کمیٹی کو کس کس مد میں کتنے کتنے پیسے دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے۔ اتنی تفصیل زبانی تو نہیں بتائی جاسکتی۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: یہ اسی میں سے ہی ہے۔ تحصیل وار بتادیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کا ہے۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: سوال نمبر 7364 ہے۔ وزیر موصوف اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر زکوٰۃ و عشر! سوال نمبر 7364 کا جواب پڑھ دیں۔

ضلع لودھراں میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے تقرر کا طریق کار اور فہرست سے متعلقہ تفصیل

*7364۔ سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے انتخاب کا طریق کار اور اہلیت کیا ہے؟

(ب) ضلع لودھراں کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے تقرر کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا؟

(ج) ضلع لودھراں کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے نام مع اہلیت، تحصیل وار اور کمیٹی وار فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 دفعہ (4)18 کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی ایک گزیٹڈ افسر، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے ایک ممبر یا اس کا نمائندہ اور ایک عالم دین پر مشتمل سہ رکنی چناؤ کمیٹی تشکیل دیتی ہے جو ہر علاقے میں جا کر 7 مرد اور 2 خواتین ممبران پر مشتمل مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا چناؤ کرتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے ایک مرد ممبر کو اکثریت رائے سے بطور چیئرمین منتخب کرتی ہے۔ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک پاس ہو دن میں پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہو اور رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو۔

(ب) ضلع لودھراں میں بھی جز (الف) میں بتائے گئے طریق کار کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان کا تقرر کیا گیا۔

(ج) ضلع لودھراں کے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان سے متعلق مطلوبہ معلومات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ مطمئن ہیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جی۔

جناب محمد وقاص: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترم وزیر زکوٰۃ و عشر کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور یہی طریق کار ہے لیکن مجھے اپنے حلقے کا بھی تجربہ ہے اور جس طرح رفیع الدین بخاری صاحب نے سوال کیا ہے کہ کہیں پر بھی یہ process ہوتا نہیں ہے بلکہ ایک آفس میں بیٹھ کر یہ تین افراد ایک لسٹ بنا لیتے ہیں اور انہی کا نوٹیفکیشن کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں ان سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ صرف کاغذی procedure ہے عملاً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر یہ کہیں تو میں اپنے حلقے کے ڈیڑھ سو مساجد کے affidavit پیش کر سکتا ہوں کہ وہاں کوئی الیکشن نہیں ہوا، کوئی ایسا کام نہیں ہوا اور کوئی لسٹ نہیں بنی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! یہ ہمیں اس بات پر پوائنٹ آؤٹ کریں ہم اس کی انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 7383۔

زکوٰۃ فنڈز کے اجراء میں تاخیر کی وجوہات اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7383۔ حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 7۔نومبر 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے صوبہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو زکوٰۃ فنڈز ریلیز نہ ہونے کی وجہ سے لاکھوں غریب اور مساکین عید کی خوشیوں میں شامل نہ ہو سکے؟

(ب) عید پر زکوٰۃ فنڈز ریلیز نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کتنی رقم اس وقت صوبائی زکوٰۃ کونسل کے فنڈ میں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) روزنامہ نوائے وقت نے مورخہ 7۔نومبر 2005 کی اشاعت میں اس موضوع پر ایک خبر شائع کی تھی تاہم اس خبر میں کوئی صداقت نہ ہے کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل نے فنڈز ریلیز نہ کئے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے صوبائی زکوٰۃ کونسل کو فنڈز تاخیر سے ملے تھے جنہیں طریق کار کے مطابق عید سے قبل مستحقین کے اکاؤنٹوں میں منتقل کرنا ممکن نہ ہو سکا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے ہی محکمہ زکوٰۃ پنجاب کو عید فنڈ تاخیر سے موصول ہوا تھا۔ مزید یہ کہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ سے مستحق تک رقم پہنچنے کے عمل میں ایک ماہ سے زیادہ عرصہ درکار تھا اسی وجہ سے مذکورہ عید الاؤنس بروقت مستحقین تک نہ پہنچ سکا تاہم عید کے فوراً بعد یہ رقم مستحقین تک پہنچ چکی ہے۔

(ج) صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں اس وقت -/13,51,94,166 روپے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! آپ تھوڑا سا ملاحظہ فرمائیں کہ میرا سوال کیا ہے اور جواب کیا دیا گیا ہے۔ سوال میں یہ ہے کہ ''کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 7۔نومبر 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے صوبہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو زکوٰۃ فنڈز ریلیز نہ ہونے کی وجہ سے لاکھوں غریب اور مساکین عید کی خوشیوں میں شامل نہ ہو سکے؟" اس کا جواب دیکھئے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ "روزنامہ نوائے وقت نے مورخہ 7۔نومبر 2005 کی اشاعت میں اس موضوع پر ایک خبر شائع کی تھی تاہم اس خبر میں کوئی صداقت نہ ہے۔" بات یہ ہے کہ یہ خبر بھی چھپی تھی اور ان کا جواب ٹھیک نہیں ہے۔ اگلے جز میں انہوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے "جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے ہی محکمہ زکوٰۃ پنجاب کو عید فنڈ تاخیر سے موصول ہوا تھا۔'' ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ محکمہ نے عید پر غریبوں اور مسکینوں کو فنڈ release نہیں کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ بات درست نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جواب غلط دیا ہے۔ دوسرا جز (ب) میں یہ خود ہی تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ درست ہے کہ واقعی عید پر زکوٰۃ نہیں دی گئی بلکہ بعد میں دی گئی ہے اس تاخیر کی کیا وجہ ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! ہم نے اس خبر کی اس حد تک تردید کی ہے کہ یہ فنڈز پنجاب زکوٰۃ کونسل نہیں دیتی۔ یہ فنڈز فیڈرل زکوٰۃ کونسل سے آتے ہیں وہاں سے یہ فنڈز دیر سے آنے کی وجہ سے اور procedure کو مکمل کرنے میں دیر لگی ہے۔ ہم نے وہ تمام طریق کار بتایا ہے۔ یہ بات نہیں کہ یہ فنڈز پنجاب زکوٰۃ کونسل میں موجود تھے اور انہوں نے دینے تھے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ان کے جواب کا مقصد یہ ہے کہ وہ رقم خورد برد نہیں ہوئی تھی بلکہ مرکزی ریکارڈ کونسل سے دیر سے پہنچنے کی وجہ سے بروقت نہیں مل سکی لیکن عید کے بعد انہوں نے تقسیم کر دی تھی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ جو فرما رہے ہیں وہ درست ہے لیکن یہ اس کو بھی تسلیم کریں جو انہوں نے جواب کے جز (الف) اور (ب) میں لکھا ہے۔ ان کا جواب (الف) ٹھیک ہے یا (ب) ٹھیک ہے۔ ہم کس جواب کو درست تسلیم کریں؟

جناب سپیکر: بعد والا جواب درست ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ ذمہ داری پنجاب کونسل پر ڈالی ہے جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ پنجاب زکوٰۃ کونسل میں فنڈز نہ تھے۔ فیڈرل زکوٰۃ کونسل سے فنڈز آنے کے بعد ہم نے تھوڑی سی دیر بھی نہیں کی اور تقسیم کر دیئے۔ یہ تمام فنڈز فیڈرل زکوٰۃ کونسل سے آئے تھے اور اس کا تمام طریق کار ہم بتا سکتے ہیں کہ اس پر کتنا وقت لگتا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے غلط اس لئے لکھا ہے کہ اخبارات نے تمام ذمہ داری پنجاب زکوٰۃ کونسل پر ڈال دی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ مرکز کی وجہ سے زکوٰۃ میں تاخیر ہوئی اس وجہ سے بروقت تقسیم نہ ہو سکی۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔جناب سپیکر!یہ انتہائیrelevantبات ہے جو کہ اس سوال میں پوچھی گئی ہے۔یہ سوال بڑااہم ہے۔وزیر موصوف نے فرمایاہے کہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل فنڈز بھجواتی ہے تو اس کے بعد صوبائی زکوٰۃ کونسل اس کو تقسیم کرتی ہے۔چلیں!اسcompositionیا formation کا تو ہمیں پتا ہے کہ ایسے ہی ہوتا ہے لیکن وزیر صاحب یہ بتادیں کہ کیا صوبائی حکومت کو یہ بات پتا نہیں تھی کہ فلاں تاریخ اور فلاں دن کو عید آ رہی ہے اور پنجاب میں ایک زکوٰۃ کونسل بنی ہوئی ہے،۔جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ عید سے قبل ان سے زکوٰۃ کی مد میں رقمdrawکروائے گی اور عید سے پہلے لوگوں کو مہیا کی جائے گی اور کیا وزیر موصوف بتانا پسند کریں گے جو دیر ہوئی ہے اس حوالے سے انہوں نے کیا اقدامات کئے تھے کہ وہ دیر نہ ہو سکے،کیا یہ ان کی ذمہ داری نہ تھی یہ وزارت کس بات کی چلا رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر!آئندہ اس بات کا اہتمام کیا جائے گا کہ بروقت تحرک کیا جائے۔ہم ان سےrequestکر سکتے ہیں کہ وہ بروقت زکوٰۃ دیں اور ہم آگے تقسیم کر سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر!بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد،فراہم کردہ فنڈز اور تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*7384 **حاجی محمد اعجاز:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) یکم جنوری2005سے آج تک کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ان کمیٹیوں کو دی گئی ہے؟

(ج) فراہم کردہ میں سے کتنی رقم غرباء میں تقسیم کے لیے فراہم کی گئی اور کتنی رقم ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے لیے فراہم کی گئی؟

(د) اس عرصہ کے دوران جن مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے خلاف رقم کی خُورد بُرد کرنے پر تحقیقات کی گئیں،ان کے نام اوران کے چیئرمینوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر:

(الف) لاہور میں اس وقت 1282 زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل براہ راست مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو رقم فراہم نہیں کرتی بلکہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو رقم دی جاتی ہے۔ یکم جنوری 2005 سے آج تک ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور نے صوبائی زکوٰۃ کونسل سے ملنے والی -/23,95,82,746 روپے کی رقم مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو جاری کی۔

(ج) فراہم کردہ رقم میں سے -/22,97,88,546 روپے فیصد غرباء میں تقسیم کے لئے جبکہ -/97,94,200 روپے انتظامی اخراجات غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے فراہم کئے گئے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع لاہور کی دو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے خلاف رقم کی خُورد بُرد پر ایکشن لیا گیا، تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ -/1,35,000 روپے کی خورد برد کی اور اس کا کیس انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کے پاس زیر سماعت ہے، کوئی ریکوری نہ ہوئی ہے۔

2۔ محمد ندیم (چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی پکا نسبت روڈ) نے -/33,500 روپے کی رقم قواعد کے خلاف تقسیم کی۔ تحقیقات کی روشنی میں رقم واپس کرنے کا حکم دیا گیا اب تک -/25,000 روپے وصول کر لئے گئے ہیں جبکہ -/8500 روپے کی ریکوری باقی ہے۔

موضع پوٹھی، گوجر خان، معذور نوجوان کے لئے زکوٰۃ فنڈز سے دستیاب سہولیات

*7479 بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد حسن: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محمد رفیق ولد کرم الٰہی مرحوم موضع پوٹھی یونین کونسل ساہنگ عمر32 سال ایک بیماری میں مبتلا ہے۔ جس سے وہ تقریباً مفلوج اور اپاہج ہو چکا ہے؟

(ب) اس کی گزر اوقات اور علاج کے لیے کچھ بندوبست ہو سکتا ہے؟

(ج) زکوٰۃ کی مد میں اسے متواتر کیا دیا جا سکتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) محمد رفیق ولد کرم الٰہی مرحوم موضع پوٹھی یونین کونسل ساہنگ کا رہائشی ہے اس کے دونوں بازو انتہائی کمزور ہیں اور وہ رعشہ کے مرض میں مبتلا ہے۔

(ب) اس کی گزر اوقات کے لئے -/500 روپے ماہانہ کے حساب سے تین ہزار روپے گزارہ الاؤنس کی مد میں جاری کر دیئے گئے ہیں۔ گزارہ الاؤنس کی رقم آئندہ ہر ماہ اسے باقاعدگی سے ملتی رہے گی۔ مزید برآں علاج کی بابت اسے ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ جب بھی کسی سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہو گا تو اسے قواعد و ضوابط کے مطابق مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کر دی جائے گی۔

(ج) زکوٰۃ کی مد سے اسے -/500 روپے ماہوار گزارہ الاؤنس ہی متواتر دیا جا سکتا ہے۔

تحصیل پتوکی کے ضلع قصور۔ زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں، فنڈز اور تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*7507 رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل پتوکی ضلع قصور میں اس وقت کتنی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں کام کر رہی ہیں ان کی یونین کونسل وائز تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ب) ان کمیٹیوں کو 2003 سے آج تک کتنی رقوم کمیٹی وائز فراہم کی گئیں؟

(ج) ان کمیٹیوں سے زکوٰۃ حاصل کرنے والے مستحقین کے نام اور پتا جات فراہم کئے جائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) تحصیل پتوکی ضلع قصور میں اس وقت 257 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں، ان کی

یونین کونسل وائز تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ کمیٹیوں کو 2003 سے آج تک -/8,22,53,832 روپے کی رقم فراہم کی گئی، کمیٹی وائز تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کمیٹیوں سے زکوٰۃ حاصل کرنے والے مستحقین کے نام اور پتا جات کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور، سال 2003 تا 2005، شادی و خود انحصاری گرانٹس کی مالیت اور تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*7508 رانا سر فراز احمد خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 2004,2003 اور رواں مالی سال 2005 میں شادی گرانٹ کی مد میں اور خود انحصاری پروگرام کی مد میں ضلع قصور کو کتنی مالیت کی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ب) یہ گرانٹس جن اشخاص کو دی گئیں، ان کے نام اور پتا جات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز ان گرانٹس کی منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) مالی سال 2004,2003 اور 2005 میں شادی گرانٹ اور خود انحصاری پروگرام (مستقل بحالی سکیم) کی مدر میں ضلع قصور کو -/14,08,35,000 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) یہ گرانٹ حاصل کرنے والے مستحقین کے نام و پتا جات کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شادی گرانٹ کی منظوری ضلع زکوٰۃ کمیٹی قصور اور خود انحصاری پروگرام (مستقل بحالی سکیم) کی منظوری ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی سفارش پر صوبائی زکوٰۃ کونسل نے دی۔

جنوری 2001 تا اکتوبر 2005، زکوٰۃ فنڈز اور تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*7518 محترمہ فرزانہ راجہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں محکمہ زکوٰۃ کے پاس یکم جنوری2001تا31۔اکتوبر2005 سالانہ کتنے فنڈز تھے، کس کس سال میں کتنے پیسے انتظامی اخراجات کی مد میں اور کتنے مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کی صورت میں خرچ ہوئے؟

(ب) مستحقین کو زکوٰۃ کی تقسیم کس شرح سے کی جاتی ہے، ایک مستحق کو کس معیار پر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ امداد تقسیم کی جاتی ہے؟

(ج) کیا موجودہ مہنگائی کے تناسب اور زکوٰۃ کی وصولی کی شرح کے اعتبار سے اس میں کوئی اضافہ کیا جا سکتا ہے، نیز کیا جس شرح سے مستحقین کو زکوٰۃ تقسیم کی جا رہی ہے، اس میں مستحقین کا کوئی بجٹ بنایا جا سکتا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر:

(الف) پنجاب میں محکمہ زکوٰۃ کے پاس یکم جنوری2001تا31۔اکتوبر2005، -/18,02,64,21,500روپے کے فنڈز موجود تھے، جس میں سے-/77,15,13,000 روپے انتظامی اخراجات جبکہ -/17,25,49,08,500روپے مستحقین زکوٰۃ کے لئے مختص کئے گئے تھے، مستحقین زکوٰۃ اور انتظامی اخراجات پر خرچ کی گئی مدوار رقم کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام مستحقین کو ایک مقرر شرح سے امداد دی جاتی ہے، گزارہ الاؤنس کی شرح-/500روپے ماہوار، بچی کی شادی کے لئے-/10,000روپے یک بار، چھوٹی بحالی کے لئے-/5000روپے یک بار اور فنی تربیتی اداروں کے طلباء کو-/500روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ دیگر کالجوں اور دینی مدارس کے طلباء کو بھی ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے، جس کی شرح کلاسوں کی درجہ بندی کے مطابق -/75روپے ماہوار سے -/874روپے ماہوار تک ہے۔

تاہم مستقل بحالی پیکج کے لئے صوبائی زکوٰۃ کونسل نے78پیکج منظور کئے ہیں، ہر پیکج کے لئے مختلف رقم کا تعین کیا گیا، جو10ہزار سے50ہزار روپے تک ہے۔ یہ پیکج مستحق کی طلب اور اہلیت کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ پنجاب تقسیم زکوٰۃ کی شرح میں اضافے کا مجاز نہ ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی مدات اور

زکوٰۃ فنڈ کی شرح کا تعین زکوٰۃ کونسل کرتی ہے۔
محکمہ زکوٰۃ کی کٹوتی حکومت پاکستان بنکوں کے ذریعے یکم رمضان المبارک کو کرتی ہے، چونکہ زکوٰۃ کی کٹوتی کم ہو رہی ہے، اس لئے مستحقین کی رقم میں اضافہ ممکن نہ ہے۔

ضلع گجرات، گزارہ الاؤنس کی رقم اور تقسیم کی تفصیل

*7675 محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات کو گزارہ الاؤنس کی مد میں مالی سال04-2003 اور 05-2004 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا گزارہ الاؤنس کے لئے باقاعدہ درخواستیں موصول ہوئی تھیں، اگر ہاں تو کتنی اور کتنے افراد کو اس مد سے امداد دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ہر ضلع کو آبادی کی بنیاد پر رقوم مہیا کی جاتی ہیں۔ ضلع گجرات کو گزارہ الاؤنس کی مد میں فراہم کی گئی رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال04-2003	3,97,68,176/- روپے
سال05-2004	3,66,29,636/- روپے

(ب) گزارہ الاؤنس کے حصول کے لئے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو11,077 درخواستیں موصول ہوئی تھیں جبکہ 10,359 مستحقین کو گزارہ الاؤنس جاری کیا گیا۔

ضلع گجرات، دینی مدارس کی زکوٰۃ فنڈز سے امداد کی تفصیل

*7676 محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات کو دینی مدارس کی امداد کے لئے مالی سال04-2003 اور 05-2004 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا دینی مدارس کو امداد دینے کے لئے کوئی درخواستیں طلب کی جاتی ہیں، اگر ہاں تو مذکورہ عرصہ میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں کتنی درخواستیں مسترد کر دی گئیں، نیز امداد دی جانے والے دینی مدارس کے نام کیا ہیں، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر

(الف) ضلع گجرات کو دینی مدارس کی امداد کے لیے فراہم کی گئی رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سال2003-04 45,65,120/-روپے

سال2004-05 41,46,636/-روپے

(ب) محکمہ زکوٰۃ سے رجسٹرڈ دینی مدارس مالی امداد کے حصول کے لئے باقاعدہ درخواست جمع کرواتے ہیں۔ مالی سال2003-04 کے دوران کسی دینی مدرسہ نے زکوٰۃ فنڈ کے لئے درخواست جمع نہ کروائی تھی۔ اسی طرح مالی سال2004-05 میں ایک مدرسہ جامعہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست موصول ہوئی قواعد و ضوابط کے مطابق جب مدرسہ کی انسپیکشن کی گئی تو مدرسہ کی انتظامیہ کوئی ریکارڈ نہ پیش کر سکی اور نہ ہی مدرسہ میں طالبات موجود تھیں لہذا اسے مالی امداد کا اجراء نہ کیا گیا۔

حویلی لکھا وتحصیل دیپالپور، شادی گرانٹس اور تقسیم کی تفصیل

*7726 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال2004-05 میں شادی گرانٹ کی مد میں تحصیل دیپالپور کو کتنی گرانٹ دی گئی؟

(ب) مذکورہ گرانٹ میں سے حویلی لکھا میں کتنے لوگوں کو شادی کے لئے رقم دی گئی اور کتنی کتنی؟

(ج) جن لوگوں کو شادی گرانٹ سے فنڈز فراہم کیا گیا، کیا وہ اس فنڈ کے حق دار تھے؟

(د) حویلی لکھا میں جتنے لوگوں نے شادی گرانٹ کے لئے درخواستیں دیں کیا ان سب کو فنڈز دیئے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) مالی سال2004-05 میں شادی گرانٹ کی مد میں تحصیل دیپالپور کو-/13,10,000 روپے کی گرانٹ دی گئی۔

(ب) مذکورہ گرانٹ میں سے حویلی لکھا کے 20 مستحقین کو-/10,000روپے فی مستحق کے تناسب سے-/2,00,000لاکھ روپے کی رقم دی گئی۔

(ج) جی ہاں شادی گرانٹ سے زکوٰۃ فنڈ کا اجراء قواعد و ضوابط کے مطابق مستحقین زکوٰۃ کو ہی

کیا گیا۔

(د) جی ہاں اس تحصیل کے تمام درخواست گزاروں کو زکوٰۃ فنڈ کا اجراء کیا گیا۔

چک شاہ نواز پاکپتن، 2005 میں تقسیم کردہ زکوٰۃ کی تفصیل

*7748 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چک شاہ نواز (پاکپتن شریف) 2005 میں جن لوگوں کو زکوٰۃ فراہم کی گئی، ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ چک کے کتنے لوگوں نے زکوٰۃ لینے کی درخواست دی اور کتنی درخواستوں کو مسترد کیا گیا ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) جن لوگوں کی درخواستیں مسترد کی گئیں، کس قانون اور قاعدے کے تحت مسترد کی گئیں؟

(د) کتنے افراد ایسے تھے جو مستحق نہ تھے لیکن ان کو زکوٰۃ فنڈ سے زکوٰۃ دی گئی۔ سفارش کی بناء پر زکوٰۃ لینے والے افراد کی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ہ) غیر مستحق افراد کو جس اتھارٹی کی اجازت سے زکوٰۃ دی گئی اس کا نام اور عہدہ تحریر کریں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر:

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹی شاہ نواز کے 15 مستحقین کو 2005 میں مختلف مدات میں زکوٰۃ کی رقم فراہم کی گئی۔ مستحقین کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	نام مع ولدیت	مدات	رقم
1۔	محمد فرید احمد ولد محمد شاکر	مستقل بحالی سکیم	20,000
2۔	محمد اشرف ولد محمد دین	۔ایضاً۔	15,000
3۔	قادر بخش ولد منظور	۔ایضاً۔	15,000
4۔	روشن دین ولد سراجدین	بحالی فنڈ	5000
5۔	احمد دین ولد باغ علی	۔ایضاً۔	5000
6۔	غلام بی بی بیوہ محمد صادق	گزارہ الاؤنس	6000
7۔	اللہ جیوائی بیوہ بختایا	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔

8۔	محمد اسلم ولد اللہ دتہ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
9۔	محمد نواز ولد انور شاہ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
10۔	سکینہ دختر محمد علی	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
11۔	منظور احمد ولد موسیٰ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
12۔	منظور احمد ولد غلام محمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
13۔	علی گوھر ولد جلال دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
14۔	محمد حنیف ولد ولایت شاہ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
15۔	ارشاد بیگم بیوہ نظام دین	۔ایضاً۔	500

نوٹ:۔ گزارہ الاؤنس بمطابق-/500روپے ماہانہ دیا جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ چک کے 18 مستحقین نے زکوٰۃ لینے کے لئے درخواستیں جمع کرائی تھیں۔15 کو مالی امداد جاری کی گئی جبکہ 3۔افراد کی درخواستیں فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث زیر التواء ہیں۔فنڈز آنے پر ادائیگی کر دی جائے گی۔

(ج) جز(ب)میں واضح کر دیا گیا ہے کہ کسی مستحق کی درخواست مسترد نہ کی گئی ہے۔

(د) زکوٰۃ حاصل کرنے والے تمام افراد مستحق تھے اور انہیں قواعد وضوابط کے مطابق زکوٰۃ فنڈ جاری کیا گیا کسی شخص کو کسی کی سفارش پر فنڈ جاری نہ کیا گیا۔

(ہ) جواب جز(د)میں دے دیا گیا ہے۔فاضل ممبر اگر کسی خاص کیس کی نشاندہی کریں تو اس کی انکوائری کروادی جائے گی۔

چک شاہ نواز پاکپتن،2005کے لئے زکوٰۃ کی کل رقم اور تعلیمی وظائف

*7749جناب سمیع اللہ خان:کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چک شاہ نواز پاکپتن شریف2005میں کل کتنی زکوٰۃ فراہم کی گئی؟

(ب) محکمہ،مذکورہ گاؤں کے لوگوں کی فلاح کے لیے زکوٰۃ فنڈ سے کیا اقدامات کر رہا ہے، تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا محکمہ،مذکورہ گاؤں میں غریب بچوں کو تعلیم فراہم کرنے کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے مدد فراہم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر:

(الف) چک شاہ نواز کو2005میں-/1,13,000روپے کی زکوۃ فراہم کی گئی۔

(ب) محکمہ زکوۃ و عشر فنڈ سے مستحقین زکوۃ لوگوں کو حسب استحقاق گزارہ الاؤنس، تعلیمی وظائف، بچیوں کی شادی اور علاج معالجہ کی مفت سہولت کی مدات میں مالی اعانت کر رہا ہے۔ چک شاہ نواز میں-/500روپے ماہانہ گزارہ الاؤنس کی صورت میں10 مستحقین کو مالی امداد فراہم کی جارہی ہے،اسی طرح چھوٹے کاروبار شروع کرنے کے لیے مذکورہ مدت کے دوران مستحقین کو-/5000روپے سے لے کر-/20000روپے تک کی رقم دی گئی تاکہ وہ اپنا کاروبار کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور باعزت زندگی بسر کر سکیں۔

(ج) جی ہاں اگر گاؤں کے غریب اور نادار طلباء تعلیمی وظائف کے لئے درخواست جمع کروائیں تو قواعد وضوابط کے مطابق انہیں وظائف فراہم کئے جائیں گے۔

چیئرمین زکوۃ کمیٹی و ممبران کا طریقہ انتخاب اور راولپنڈی میں کمیٹیوں کی تعداد و تفصیل

*8222 محترمہ عذرا بانو: کیا وزیر زکوۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی میں بنائی گئی زکوۃ کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے نیز کتنی آبادی میں ایک زکوۃ کمیٹی بنائی جاتی ہے؟

(ب) صوبہ میں زکوۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کا طریق کار کیا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوۃ وعشر:

(الف) ضلع راولپنڈی میں مقامی زکوۃ کمیٹیوں کی تعداد1166ہے نیز ایک کمیٹی اوسط3000کی آبادی پر بنائی گئی ہے۔

(ب) زکوۃ و عشر آرڈیننس1980دفعہ(4)18کے تحت ضلع زکوۃ کمیٹی ایک گزٹیڈ افسر، ضلع زکوۃ کمیٹی کے ایک ممبر یا اس کا نمائندہ اور ایک عالم دین پر مشتمل سہ رکنی چناؤ کمیٹی تشکیل دیتی ہے جو ہر علاقے میں جا کر7مرد اور2خواتین ممبران پر مشتمل مقامی زکوۃ کمیٹی کا چناؤ کرتی ہے۔ مقامی زکوۃ کمیٹی ایک مرد ممبر کو اکثریت رائے سے بطور چیئرمین

منتخب کرتی ہے۔چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک پاس ہو، غیر سیاسی ہو، مضبوط مالی حیثیت رکھتا ہو، دن میں پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہو، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو اور باکردار ہو۔

زکوٰۃ کی منصفانہ تقسیم کے لئے حکومتی اقدامات

*8223 محترمہ عذرا بانو: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ پالیسی پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم خُورد بُرد ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم حق داروں کی بجائے استحقاق نہ رکھنے والوں میں تقسیم کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے بیوہ، یتیم اور نادار لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت زکوٰۃ کی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہے تاکہ زکوٰۃ کی رقم اس کے صحیح حق داروں تک پہنچ سکے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر:

(الف) حکومت پنجاب زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 اور تقسیم زکوٰۃ کے قواعد وضوابط پر سختی سے عملدرآمد کروا رہی ہے۔بے قاعدگی یا خُورد بُرد کا کوئی کیس جب بھی محکمہ کے علم میں آتا ہے اس پر قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے بروقت کارروائی کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کی رقم بھی قواعد وضوابط کے مطابق مستحقین تک پہنچائی جا رہی ہے۔ محکمہ کے پاس ایسی کوئی اطلاع نہ ہے جس کے مطابق زکوٰۃ فنڈ میں معمول کی شکایات کے علاوہ مجموعی طور پر خُورد بُرد ہو رہی ہو۔ فاضل خاتون ممبر اسمبلی اگر کسی ایسے کیس کی نشاندہی کریں تو محکمہ اس پر فوری تادیبی کارروائی کرے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تقسیم زکوٰۃ کے لئے مرکزی کونسل نے قواعد وضوابط مرتب کر رکھے ہیں جن کے مطابق غریب، مسکین، بیوہ اور بے روزگار مستحق افراد میں ہی زکوٰۃ فنڈ تقسیم کیا جاتا ہے۔ صوبہ کے ہر گاؤں، دیہہ اور وارڈ کی سطح پر 25ہزار سے زائد مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں، یہ کمیٹیاں ہر درخواست گزار کا استحقاق مقرر کرتی ہیں اور انہی کمیٹیوں

کے ذریعے مستحقین کو بذریعہ کراس چیک ادائیگی کی جاتی ہے۔
زکوٰۃ وصول کنندگان کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ فنڈ صحیح مستحقین تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ایسے مستحقین جن کی حق تلفی ہوتی ہے ان کی بروقت دادرسی کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جاتے ہیں۔اگر فاضل ممبر کے علم میں ایسا کوئی مستحق ہے جسے کوئی شکایت ہو تو اس کی نشاندہی کرے، محکمہ اس کی داد رسی کے لئے ہر ممکن اقدامات کرے گا۔

(ج) ملک میں غربت کی شرح بہت زیادہ ہے، 40فیصد لوگ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہر غریب آدمی اپنے آپ کو حد سے زیادہ مستحق سمجھتا ہے۔ زکوٰۃ فنڈ کی رقم نہایت محدود ہے جس سے تمام مستحقین استفادہ نہ کر سکتے ہیں، لہذا وہ شکایت کرتے ہیں تاہم محکمہ نے اس بارے میں ایک پرفارما تیار کیا ہے جس پر مستحق کے مکمل کوائف، معذوری اور مجبوری کی کیفیت درج ہے اور ہر مجبوری یا معذوری کے علیحدہ علیحدہ نمبر درج کئے گئے ہیں۔اس طرح تمام نمبروں کو جمع کرنے کے بعد جس مستحق کے سب سے زیادہ نمبر آئیں گے وہ سب سے زیادہ مستحق تصور ہو گا۔اس طریق کار پر عملدرآمد کے بعد اقرباء پروری اور ذاتی پسند پر استحقاق کے تعین کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔

شیخوپورہ میں06-2004 کے دوران زکوٰۃ فنڈز اور تقسیم

*8252 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال05-2004 اور06-2005 کے دوران ضلع شیخوپورہ کو صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے کتنی رقم دی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران زکوٰۃ سے کتنی رقم غرباء، طالبات اور دیگر مدات میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران انتظامی اخراجات پر اور کتنی ملازمین/افسران کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران اس ضلع میں محکمہ زکوٰۃ کی سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے ضلع زکوٰۃ کمیٹی شیخوپورہ کو مذکورہ مدت کے دوران -/28,55,80,741روپے کے فنڈز فراہم کئے جس کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	رقم
2004-05	-/18,04,64,340روپے
2005-06	-/10,51,16,401روپے

(ب) ان سالوں کے دوران غرباء و طالبات اور دیگر مدات میں-/25,94,03,030روپے تقسیم کئے گئے۔

(ج) ان برسوں کے دوران-/1,61,69,600روپے خرچ کئے گئے جس میں سے -/95,06,600روپے (3.33فیصد)عاملین زکوٰۃ کے طور پر فرائض انجام دینے والے زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو بطور تنخواہ دیئے گئے جبکہ افسران کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے طور پر زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم خرچ نہ کی جاتی ہے۔

(د) مالی سال05-2004کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول/ڈیزل پر25, 25ہزار خرچ کئے گئے۔

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! پبلک سیفٹی کمیشن پنجاب کو قائم ہوئے تقریباً چھ ماہ ہو چکے ہیں۔ یہ دسمبر 2005 میں بنا تھا، میں بھی اس کا ممبر ہوں۔ قانون کے مطابق ہر ماہ اس کی ایک میٹنگ ہونا ضروری ہے لیکن چھ ماہ میں ایک نشست بھی نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر کے بتا سکتا ہوں کہ یہ کب performہوا تھا اور اس کے ممبر کون کون ہیں اور اس کے اجلاس کی کیا صورتحال ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن کروانے کا مطالبہ

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے پرسوں پوائنٹ آف آرڈر پر حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروائی تھی کہ ابھی تک تین سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن نہیں ہوئے جبکہ یہ آئینی ضرورت ہے کہ یہ تین کمیٹیاں میں نے اس دن کہیں تھیں، یہ کمیٹی کامرس اینڈ انوسٹمنٹ، کمیٹی برائے سپیشل ایجوکیشن اور کمیٹی برائے پروفیشنل ڈویلپمنٹ ہیں۔ حکومت نے ابھی تک ان کمیٹیوں کے الیکشن نہیں کروائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کب تک اس کے الیکشن کروائے گی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ درست بات ہے کہ جناب ارشد محمود بگو صاحب نے یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اور ان کے اس پوائنٹ آف آرڈر کے نتیجے میں ہم نے ٹریژری بنچز کی طرف سے جو ممبران نامزد ہونے تھے ان کے نام مکمل کر لئے ہیں۔ آج انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر اپوزیشن کی طرف سے جو ممبران ہیں ان کے نام لے کر ہاؤس میں اسی اجلاس میں بتادوں گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہم کل discuss کریں گے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ ماشاء اللہ وزراء، مشیر، سپیشل اسسٹنٹس، ایڈوائزرز جب مختلف اضلاع میں جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ پولیس لوگوں کو سکیورٹی دے وہ ان کے اسکواڈ کے طور پر کام کرتی ہے۔ آپ یا تو ایسا کریں کہ ان کے لئے سپیشل اسکواڈ دیں اور ان کے لئے علیحدہ گاڑیاں آجائیں۔ جب تھانے کی گاڑیاں ان کے اسکواڈ پر لگ جاتی ہیں تو جو چور ڈاکو ہوتے ہیں وہ آزاد ہو جاتے ہیں۔ یہ پرسوں کی بات ہے کہ گورنر صاحب فیصل آباد گئے ہوئے تھے۔ میرے حلقے میں ایک دن میں ایک ہی سڑک پر چھ ڈکیتیاں ہوئیں۔ میں نے

ایس ایچ او سے رابطہ کیا، بات نہیں ہوئی، ڈی ایس پی سے کیا، ایڈیشنل آئی جی سے کیا، آئی جی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، سیکرٹری ٹو سی ایم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ میری گزارش ہے کہ اگر ان کو ڈر ہے اور دیکھا جائے تو آئین کے آرٹیکل 25 میں There is equal quality of citizens or equal protection of law دینا ہے۔ آپ عام شہری کو تو نہیں دے رہے ہیں مگر وزراء کو اتنا جان و مال کا تحفظ چاہئے ان کو آپ سپیشل الاؤنس دے دیں تاکہ یہ اپنی حفاظت کریں۔ پولیس کو ان کی حفاظت پر نہ لگائیں ان کو کچھ نہیں ہو۔ اگر ان کو کچھ ہوا بھی تو صرف ان کی سیاسی موت ہو گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 676 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اور جناب سمیع اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے۔

ہڈیارہ لاہور کے نواحی گاؤں سے سکول ٹیچر کا اغواء و تشدد

جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 31۔ مئی 2006 کی ایک موقر اخبار کے مطابق ہڈیارہ لاہور کے نواحی گاؤں پڑھے کے سکول ٹیچر حافظ عثمان کو ملزمان سعید، آصف، موج خان نے بچوں کو پڑھاتے ہوئے تاوان کے لئے اغواء کر لیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزمان اس حافظ قرآن اور ٹیچر پر بے جا تشدد کرتے رہے اور اس سے تاوان رہائی کے بدلے مانگا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزمان نے اس پر پندرہ روز تشدد کرنے کے بعد بے ہوشی کی حالت میں اسے گھر کے نزدیک پھینک کر فرار ہو گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا مقدمہ نمبر 63/06 تھانہ ہڈیارہ میں درج رجسٹرڈ ہوا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس ان ملزمان کو گرفتار نہیں کر رہی بلکہ مدعی کو تھانہ میں بلوا کر ملزمان سے صلح کے لئے پریشر ڈالا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزمان، مدعی کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں اور علاقے میں دندناتے پھر رہے ہیں؟

(ز) کیا حکومت ملزمان کو گرفتار کرنے اور ان کے سرپرست ایس ایچ او اور دیگر عملہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ملزمان سعید احمد، آصف، موج خان نے حافظ عثمان ٹیچر کو اغواء نہ کیا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) یہ درست ہے۔ حافظ عثمان کے اغواء کا مقدمہ نمبر 63/2006 بجرم 365/109 تھانہ ہڈیارہ لاہور درج ہوا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ پولیس ملزمان موج خان وغیرہ مقدمہ ہذا میں بے گناہ پائے گئے ہیں اور اس لئے گرفتار نہیں کر رہی ہے۔

(و) یہ بھی درست نہ ہے۔ دوران تفتیش مدعی مقدمہ ہذا جان سے مار دینے کے متعلق کوئی وضاحت نہ کی ہے۔

(ز) دوران تفتیش ملزمان کے خلاف کوئی ٹھوس شہادت یا ثبوت سامنے نہ آیا ہے۔

جناب سپیکر! اصل واقعات یہ ہیں کہ حافظ عثمان کے خلاف آصف سعید وغیرہ نے ایک مقدمہ نمبر 44/2006 مورخہ 22-03-06 کو درج کروایا جو کہ 148/149/227h2 اور 337/f582 درج ہوا۔ حافظ عثمان کی یہ کوشش تھی کہ جن لوگوں نے اس کے خلاف مقدمہ درج کروایا ہے وہ بھی کسی نہ کسی مقدمے میں ان کو ملوث کرے اور اسی بناء پر مقدمہ نمبر 44/2006 کے گواہ اور مدعی کے خلاف پہلے ایک cross version مقدمہ درج کروانے کی کوشش کی جو درج ہوا جس میں ایک انگلی ٹوٹنے کی میڈیکل رپورٹ دی گئی جو بعد میں غلط ثابت ہوا اور وہ مقدمہ خارج ہوا۔ حافظ عثمان اس بات پر بضد تھا کہ اس کے خلاف جو مقدمہ درج ہوا ہے، کے گواہان اور مدعی کو کسی نہ کسی طرح کسی مقدمہ میں ملوث کرے۔ اسی کے نتیجے میں ایک اغواء کا مقدمہ انہی ملزمان کے خلاف درج کروایا اور انگلی ٹوٹنے کے مقدمہ میں ملوث ملزمان کو دوبارہ پھر اغواء کے مقدمہ میں ملزم ٹھہرایا اور پھر بعد میں تقریباً 17 دن کے قریب غائب رہنے کے بعد وہ خود ہی "گھر کی ہسپتال"

میں admit ہو گئے۔ ہسپتال سے پولیس کو اطلاع ملی کہ حافظ عثمان ہسپتال میں داخل ہیں تو پولیس نے وہاں جا کر ان کا بیان لیا اور انہوں نے بیان دیا کہ مجھے فلاں فلاں اشخاص نے اغواء کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کی بھی تفتیش کی گئی ہے اور اس مقدمہ میں بھی یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ جس طرح پہلے انگلی ٹوٹنے کا مقدمہ cross version پیدا کرنے کے لئے درج کروایا گیا تھا اور یہ دوسرا مقدمہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی اور یہ بھی بے بنیاد طور پر درج کروایا گیا۔ دونوں مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور دونوں مقدمے بے بنیاد پائے گئے ہیں اس لئے یہ اغواء برائے تاوان کا مسئلہ کسی طور پر نہیں تھا اور نہ ہی اس کو اس رنگ میں لیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں کال اٹینشن نوٹس کے حوالے سے جب بھی جواب آتا ہے تو یقینی بات ہے کہ پولیس اپنے آپ کو defend کرنے کے لئے ایک بالکل من گھڑت اور جھوٹی سٹوری بنا کر اپنے ڈیپارٹمنٹ اور لاء منسٹر کو دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ یہ مقدمہ اغواء کا درج ہوا۔ اب اس کے پیچھے پولیس نے کہا کہ وہ غلط ہے، وہ مصنوعی ہے، وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا ہے، یہ تو ہماری پولیس کے روز مرہ خصوصاً میں کہوں گا کہ چونکہ یہ لاہور کا issue ہے تو لاہور میں حالت یہ ہے کہ یہاں کے ڈی پی او کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ as a person اس کی ڈیوٹی کیا ہے اور ادارے کے سربراہ کے طور پر اس کی ڈیوٹی کیا ہے۔ وہ یعنی اپنی ذاتی کارکردگی کا تو جواب دہ بنتا ہے لیکن ادارے کی کارکردگی کا وہ جواب دہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں شہادتیں نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ڈی پی او لاہور یہاں پر اس اسمبلی ہال پر حملہ ہوتا ہے تو خواجہ سعد رفیق یا دیگر اراکین یہاں موجود نہیں تھے، ان کے لئے تو شہادتیں مل جاتی ہیں لیکن ایک مظلوم اور حافظ قرآن کے لئے جواب ہے کہ کوئی شہادت نہیں ملی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کال اٹینشن نوٹس کے ذریعے میں لاہور کی پولیس کا وہ کردار بے نقاب کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں وہ مطمئن کرنے کے لئے ہمارے لاء منسٹر کو ایک جھوٹی، سچی اور بالکل مصنوعی کہانی گھڑ کے اس ایوان میں پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سچی یا جھوٹی کہانی کا معاملہ نہیں ہے۔ معزز رکن نے اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ان کے ذاتی خیالات ہو سکتے ہیں تو

میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں ریکارڈ کے حوالے سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ کیا وہ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ اگر صرف اخباری خبر پڑھ کر انہوں نے Call Attention Notice دے دیا تو پھر ایک علیحدہ چیز ہے لیکن حقائق یہ ہیں کہ انہی دو مقدمات سے پہلے حافظ عثمان کے خلاف کیا مقدمہ نمبر 44/2006 کا 22-03-06 کو اندراج نہیں ہوا؟ اگر درج ہوا ہے تو پھر اس کے cross version دینے کے لئے پہلے انگلی توڑی گئی۔ انگلی توڑنے کے بارے میں ڈی پی او لاہور نے نہیں کہا کہ یہ خود ساختہ ہے بلکہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ خود ساختہ ثابت ہوئی ہے۔ اسی طرح دوسرے مقدمے میں انہوں نے اغواء برائے تاوان کا لکھا حالانکہ ان کا پہلے سے فوجداری مقدمہ چل رہا ہے۔ جن کے مقدمہ میں یہ ملزم ہیں۔ کیا وہ ان کو اغواء برائے تاوان کے لئے اغوا کریں گے، کسی اور مقصد کے لئے یا جان سے مار دینے کے لئے اغواء کر سکتے ہیں؟ وہ تو بات سمجھ آ سکتی تھی لیکن ایک مخالف فریق دوسرے مخالف فریق کو جس کے ساتھ اس کے فوجداری مقدمات چل رہے ہیں اور اغواء برائے تاوان کے لئے اس کو اغواء نہیں کر سکتا تو اس لئے ان کی معلومات درست نہیں ہیں۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ صرف اخباری خبر کو بنیاد بنا کر یہ نوٹس انہوں نے دیا تھا۔ اگر حقائق کو دیکھ لیتے تو شاید کبھی یہ Call Attention Notice نہ دیتے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا Call Attention Notice No.680 ملک اصغر علی قیصر اور سید حسن مرتضیٰ صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، ملک اصغر علی قیصر صاحب!

جی ٹی روڈ مریدکے، کے قریب ڈاکوؤں کے ہاتھوں ٹیکسی ڈرائیور کی ہلاکت

ملک اصغر علی قیصر: شکریہ جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 7۔جون 2006 کی ایک موقر اخبار کے مطابق مریدکے میں مسافروں کے روپ میں ڈاکوؤں نے کار کرایہ پر لی اور جی ٹی روڈ پر آ کر عبدالرؤف بٹ سے اس کی کار چھیننے کی کوشش کی تو مزاحمت پر اس کو قتل کر کے اس کی نعش جی ٹی روڈ مریدکے کے قریب ویران جگہ پر پھینک دی؟

(ب) کیا پولیس نے اس قتل اور ڈکیتی کی واردات کا مقدمہ درج کیا ہے تو کن دفعات کے تحت؟

(ج) کیا پولیس نے واردات کے ملزموں کا سراغ لگا لیا ہے، ملزموں کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ ۔جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر344/2005 مورخہ2006-06-05 بجرم302ت پ تھانہ صدر مریدکے درج ہوا۔ یہ مقدمہ سید منظور حسین کی رپورٹ پر درج ہوا جس نے اطلاع دی کہ مورخہ2006-06-05 بوقت صبح سات بجے محمد امین کی فصل کھیت میں ایک نعش جس کا نام اور پتا معلوم نہ ہے، پڑی ہوئی پائی گئی ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر نعش کو قبضے میں لیا۔ جاں بحق ہونے والے کی عمر تقریباً30/35 سال تھی جس کے سر کے بائیں طرف فائر کا نشان تھا جسے نامعلوم اشخاص نے قتل کر دیا۔ مقدمہ ہذا درج ہو گیا تو تفتیش عمل میں لائی گئی۔ نعش کی شناخت کے لئے منادی کروائی گئی تو مسمی غلام رسول حقیقی بھائی مقتول نے آکر اپنے بھائی کی نعش کو شناخت کیا اور اس کا نام عبدالرؤف بتایا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ عبدالرؤف بٹ ٹیکسی ڈرائیور مورخہ2006-6-4 کو 9 بجے رات آزادی چوک لاہور سے دو نامعلوم اشخاص کو کرائے پر ٹیکسی دے کر ان کے ساتھ مریدکے کی طرف گیا لیکن واپس نہ آیا۔ اسی دوران ٹیکسی کے مالک نے ایک مقدمہ 451/06 مورخہ2006-06-05 بجرم 420ت پ تھانہ لاری اڈہ لاہور درج کروایا اور یہ کہا کہ میری گاڑی کوئی شخص لے گیا ہے اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔ اس کی اطلاع پر پہلے سے گاڑی کی گمشدگی کا مقدمہ درج تھا اسی پر اس کے بھائی کا بیان لیا گیا اور اس کے بعد لاہور والے مقدمہ میں392 کا اضافہ کیا گیا۔

(ب) پولیس نے اس وقوعہ کی بابت جرم302/392 مقدمہ درج کیا ہے اور اس مقدمے میں اس وقت تک تین اشخاص کو حراست میں لیا گیا ہے جن کے نام بشارت علی، عبدالمجید اور غلام مصطفیٰ ہیں جو کہ اس وقت تک پولیس کے قبضہ میں ہیں۔ ایک ملزم بقایا ہے جس کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جارہی ہے چونکہ یہ واقعہ5/6۔ جون کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بقایا ملزمان کو گرفتار کرکے اس مقدمے کا چالان عدالت میں پیش کر دیا

جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ملک اصغر علی قیصر!

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں اس میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جی ٹی روڈ بڑا مصروف روڈ ہے جہاں رات دن گاڑیوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے جو ریسکیو ٹیمیں بنائی ہیں وہ بھی روڈ پر گشت کرتی ہیں اور ان کی موجودگی میں بھی ایسے واقعات ہو رہے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر ہمارے دوست جو اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں۔ سنٹرل پنجاب کا علاقہ گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور شیخوپورہ میں بہت سخت اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ گورنمنٹ اور کچھ نہیں تو جان اور مال کا تحفظ دے سکے اور اس سلسلے میں مزید اور انتہائی سخت اقدام اٹھانے چاہئیں اور ایماندار آفیسرز کو لگانا چاہئے تاکہ جو جرائم کی شرح بڑھ رہی ہے وہ کم ہو سکے۔

جناب سپیکر: شکریہ، اب Call Attention Notice کا وقت ختم ہوتا ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ صوبے میں جو قتل و غارت، چوری ڈاکے کی واردات عام ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھئے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

محترمہ عابدہ جاوید: یہ قانون کی بے بسی ہے جب تک عملدرآمد نہیں ہوگا کچھ بھی نہیں ہوگا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: تشریف رکھئے۔ اب ہم تحریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 3 مہر اشتیاق احمد کی طرف سے ہے یہ پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا confusion تھا یہ لوکل گورنمنٹ کو mark ہو گئی تھی میں نے پرسوں گزارش کی تھی اس کو صرف دو تین دن کے لئے pending کر لیں تاکہ جواب آجائے اور میں اس کا جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: اس کو پھر Monday تک pending کر لیا جائے؟

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! یہ پچھلے اجلاس کی بات ہے اس میں بھی محترم راجہ بشارت نے ہاؤس میں کہا تھا کہ ہم نے انکوائری کروائی ہے اور مہر صاحب اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے اور ہم نے وہ آفیسر معطل کر دیا ہے تو جب تک وہ رپورٹ نہیں آتی اس وقت تک یہ pending کی جاتی ہے۔ اب میں حیران ہوں کہ وہ گم ہی ہو گئی ہے کہ وہ انکوائری کہاں گئی اور اس میں جو جواب دیا گیا تھا اس کا کیا بنا؟ یہاں پر کوئی بات نہیں ہے اور اس کو تین بار ہم ملتوی کر چکے ہیں اور جب میں یہاں پر نہیں ہوں گا تو اس وقت آپ اس کو dispose of کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو Monday تک pending کر لیتے ہیں۔ راجہ صاحب! Monday تک اس کی رپورٹ منگوا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے اس کو دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے ایک بات کی تھی لیکن اگر معزز رکن بہتر سمجھتے ہیں کہ جواب آنے پر یہ بات محسوس کی گئی کہ آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں اس کو oppose بھی نہیں کروں گا اگر آپ اس کو as it is بھجوانا چاہتے ہیں تو مجھے تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مہر صاحب! اس کو Monday تک pending کر لیتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! اس پر ابھی مہربانی کر دیں تو کیا حرج ہے؟ اگر آپ کہیں تو جو لیٹر اس نے مجھے لکھا ہے وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہر صاحب! آپ نے سارا بیان دیا ہوا ہے اس پر Monday کو بات کر لیں گے۔ یہ تحریک Monday تک pending کی جاتی ہے۔

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تھانہ فیروز والا میں دو وقوعے ہوئے ہیں۔ ایک

وقوعہ میں ملک تنویر صاحب کی تین بھینسیں چوری ہو گئیں، وارث علی بھٹی اس کے تفتیشی افسر ہیں انہوں نے پچیس بھینسیں مختلف آدمیوں سے قبضہ پولیس میں لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب کے چیمبر میں چلے جائیں اور ان کے نوٹس میں لے آئیں۔ اس کا ٹائم صرف آدھ گھنٹہ ہے اور بہت اہم قسم کی تحاریک ہیں۔

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات سن لیں۔ یہ پچیس بھینسیں ایک امیر آدمی کی چوری ہوئی تھیں وہ پچیس بھینسیں پولیس نے قبضہ میں لے لیں۔ دوسرا ایک شخص ہے جس کی تین بھینسیں چوری ہوئی ہیں بلکہ ڈکیتی ہوئی ہے اس کو پکڑا گیا ہے، بند کیا گیا ہے اور زیورات اتارے گئے ہیں اور ڈاکو لے گئے ہیں۔ وہ پچھلے ماہ کی پانچ تاریخ کو پولیس کے پاس گیا ہے آج ایک مہینہ اور سات دن ہو گئے ہیں وہ پولیس کے پاس بار بار جا رہا ہے کیونکہ پرچہ درج نہیں ہو رہا، اس سلسلے میں میں بھی گیا ہوں اور وہ ڈی آئی جی کے پاس بھی گیا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! چودھری مشتاق صاحب آپ کے چیمبر میں آپ سے ملیں گے آپ ان کی بات سن لینا اور پولیس کو کہہ دیں۔ چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ لاء منسٹر کو چیمبر میں مل لیں وہ پولیس کو کہہ دیں گے شکریہ۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 17 سید احسان اللہ وقاص اور چودھری اصغر علی گجر کی طرف سے ہے۔ جی، سید احسان اللہ وقاص!

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ بابت سال 2003 اور 2004 ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 230(4) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 131 کے مطابق Council of Islamic Ideology کی سالانہ عبوری رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جانی ضروری ہے تاکہ اسمبلی اس پر بحث کر کے رپورٹ ہذا کی روشنی میں قوانین مرتب کر سکے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سال 2003 اور سال 2004 کی رپورٹ اسمبلی میں پیش نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا مجھے یہ تحریک ایوان میں پیش کرنے کی

اجازت دی جائے اور اس کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میری ایک اور تحریک استحقاق تھی وہ پرسوں pending ہوئی تھی وہ میں نے پیش کر دی تھی جو کہ این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے تھی اس کا نمبر اس سے پہلے تھا۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو یہی ہے۔ وہ جو آپ فرما رہے ہیں وہ اس سے آگے ہے۔ کیا آپ اس پر اپنی short statement دینا چاہیں گے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری short statement یہ ہے کہ آئین کے مطابق جو چیزیں اس اسمبلی میں پیش کی جانی ضروری ہیں وہ بھی یہاں پر پیش نہیں ہوتیں کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی ایک آئینی ادارہ ہے اور بہت اہم ہے۔ اس کی عبوری رپورٹ ہر سال اس اسمبلی میں پیش کی جانی چاہئے اور 2003 اور 2004 کی دونوں رپورٹیں یہاں پر پیش نہیں ہوئی ہیں۔ میں اس لحاظ سے سمجھتا ہوں کہ ایسی رپورٹیں جن کا آئین کے اندر ذکر کیا گیا ہے وہ ان سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں جو صرف ہمارے قواعد انضباط کار کے تحت آتی ہیں اس لئے ان کی اہمیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور پیش کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چوہدری اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! کل اجلاس شروع ہوا ہے، مجھے یہ موصول نہیں ہوئی تھی، آج ہی ملی ہے اس کو کل تک pending کر دیں، میں اس کا جواب کل تک دوں گا۔

جناب سپیکر: اس کو کل take up کریں یا Monday کو کریں؟

وزیر خوراک: ٹھیک ہے، اس کو Monday کو کر لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اسے Monday کو take up کر لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 17 اب monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 18 ہے۔ یہ سید احسان اللہ وقاص، چوہدری اصغر علی گجر اور ڈاکٹر وسیم اختر کی طرف سے ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس کو بھی pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کو بھی Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 22 محترمہ نورالنساء ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

ایس پی انوسٹی گیشن فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی کا فون سننے اور حقائق بتانے سے انکار

محترمہ نورالنساء ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایس پی انوسٹی گیشن، فیصل آباد سے ٹیلی فون پر بات کرنا چاہی۔ ریڈر، ذکاء اللہ کو اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ ایس پی صاحب سے میری بات کروائیں۔ ریڈر نے وقفہ وقفہ سے تین مرتبہ مجھ سے میرا نام پوچھا اور میں نے بتایا۔ آخر کار میری ایس پی صاحب سے بات ہوئی اور اپنا مسئلہ پیش کرنے کی کوشش کی مگر اس نے میری بات سننے کی بجائے اپنی بات شروع کر دی اور مجھے کہا کہ اس وقت میرے پاس فرصت نہیں کہ میں آپ کو کچھ بتا سکوں آپ بعد میں کسی اور روز رابطہ کریں۔ دو روز بعد میں نے پھر ریڈر صاحب سے فون پر رابطہ کیا اور اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ ایس پی صاحب سے میری بات کروائیں مگر اس نے کہا کہ صاحب نے کہا ہے کہ اس خاتون سے میری بات ہو چکی ہے۔ اب مجھے دوبارہ بات کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ میں نے متعدد بار ریڈر صاحب سے درخواست کی کہ آپ میری بات تو کروائیں مگر اس نے بھی صاف انکار کر دیا اور غصہ سے receiver زور سے نیچے رکھ دیا۔ کافی دیر تک کوشش کرتی رہی کہ ایس پی صاحب سے بات ہو جائے مگر کسی نے ٹیلی فون ہی attend نہ کیا عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے ایس پی صاحب اور ریڈر کا فون نہ سننا اور حقائق نہ بتانے سے میرا ہی نہیں بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا مجھے اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں request یہ کروں گا کہ اگر محترمہ مہربانی فرمائیں، تو اس کو pending کر لیں۔ میرے ساتھ بات کر لیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا کہ ان کے جو grievances ہیں ان کو دور کیا جا سکے کیونکہ اس کے contents سے ہی آپ دیکھ لیں کہ

استحقاق والی اس میں بات ہے ہی نہیں کہ کسی نے بدتمیزی کی ہو۔ صرف ایک misunderstanding ہے کہ اس نے بات نہیں کروائی، محترمہ نے کہا ہے کہ ریڈر۔ مجھے جو جواب آیا ہے اس میں یہ ہے کہ ریڈر کا ٹیلیفون کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ وہ آپریٹر ہوتا ہے جو وہ کرتا ہے یا تو آپریٹر کے خلاف ہو، ریڈر وہ شخص ہے کہ جس کا ٹیلیفون سے کوئی تعلق ہی نہیں، نہ اس نے کال ملائی ہوتی ہے اور نہ ہی وہ ایس۔پی کے دفتر میں ٹیلیفون والی جگہ پر بیٹھتا ہے۔ یہ تھوڑا سا confusion ہے، اگر محترمہ مجھے مل لیں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس پر فیصلہ فرمائیں، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کو pending کر لیں، میں محترمہ سے بات کر لیتا ہوں۔ اگر ان کی تسلی ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ جیسے آپ حکم دیں گے اس کی تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نورالنساء ملک: جناب سپیکر! میں اس پر یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ بالکل تحریک استحقاق بنتی ہے کیونکہ ایک تو انھوں نے میرا فون نہ سنا اور دوسرا جس مدعی کو میں نے وہاں بھیجا تھا اس کو ایس۔پی صاحب نے کہا کہ کیا تم لوگ عورتوں کی سفارشیں لے کر آ جاتے ہو۔ میں یہاں پر یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ عورت ایم۔پی۔اے اور مرد ایم۔پی۔اے کی اتھارٹی میں اور اختیارات میں کیا تفریق ہے تو کیا یہاں ہم نے خواتین کو صرف اسمبلی سجانے کے لئے بٹھایا ہے کہ ہمارے اختیارات میں تفریق کی جا رہی ہے؟ میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ وہ مدعی کہ جس کی یہ زمین کا مسئلہ ہے اس کے اس کیس کو خارج کر دیا گیا ہے اور اس کی زمین کو بااثر افراد نے غصب بھی کر لیا ہے۔ میں اس کے لئے یہ کہوں گی کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! لاء منسٹر صاحب اس کو کوئی oppose نہیں کر رہے۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اس کو pending کر لیں، mean while اگر آپ مطمئن ہو جائیں جو misunderstanding ہوئی ہے، آپ کی تسلی ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر اس کو سوموار کو take up کر لیں گے۔

محترمہ نورالنساء ملک: جناب سپیکر! اس میں مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کونسا ایسا مسئلہ ہے کہ جو لاء منسٹر صاحب کو سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔ یہ کھلم کھلا ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بنتی ہے یا نہیں بنتی وہ تو بعد میں دیکھ لیں گے۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو misunderstanding ہوئی ہے، اگر اس کو pending کرتے ہیں تو mean while آپ کا معاملہ طے پاجاتا ہے تو پھر تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں پاتا تو پھر آگے ہے کہ یہ بنتی ہے یا نہیں بنتی؟

محترمہ نورالنساء ملک: معاملہ طے پانے کی بات نہیں ہے۔ یہ میرا جو استحقاق مجروح ہوا ہے یہ اس کا مسئلہ ہے۔ میں اس کے لئے یہ چاہتی ہوں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ خواتین کے جو حقوق ہیں یا خواتین کو جو مقام دینے کے لئے اس حکومت کا moto ہے وہ سب سے بلند ہے۔ وزیر قانون نے جو فرمایا ہے کہ انھوں نے فون سنا ہی نہیں ہے۔ انھوں نے پوری بات ان کی سنی ہی نہیں ہے۔ یہ خود مل کر آئی ہیں اور ملنے کے بعد پھر ایس۔پی نے کہا کہ دو دن کے بعد ٹیلیفون پر بات کر لیں۔ پھر جب انھوں نے آپریٹر سے کہا کہ میں فلاں ایم۔پی۔اے بول رہی ہوں تو اس نے کہا کہ مجھے ایس۔پی صاحب نے منع کیا ہے کہ اگر فلاں ایم۔پی۔اے کا ٹیلیفون آئے تو میری بات نہیں کروانی کیونکہ میں ان سے بات کر چکا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک طرف تو ساری قوم پیچھے لگ جاتی ہے کہ اگر کوئی خاتون کوئی بات کہتی ہے اور ایک طرف میرا خیال ہے کہ جب سے یہ اسمبلی بنی ہے، ساڑھے تین سال کے بعد یہ خاتون بیچاری بولی ہیں اور صرف اپنے استحقاق کے لئے اور پھر یہ ان کا استحقاق نہیں ہے بلکہ یہ اس پورے ہاؤس کا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے کوئی oppose تو نہیں کیا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر ان کی جو تحریک استحقاق ہے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ آپ کا استحقاق ہے اور اس ہاؤس کا استحقاق ہے۔ آپ ہاؤس سے رائے لے لیں اگر ہاؤس اس کی اجازت دیتا ہے تو پھر اس کو کمیٹی کو بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قان و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کبھی بھی یہاں پر تحریک استحقاق کو opposeنہیں کیا لیکن میں تو صرف مہلت چاہ رہا ہوں کہ اگر سوموار تک آپ مہلت دے دیں تو کم از کم ایک بے گناہ بندہ جس کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بچ جائے گا، وہ ریڈر ہے اور یہ معزز اسمبلی اب اس ریڈر کو معطل کروائے گی۔ خدا کے لئے اس پر کوئی تھوڑا سا ہم خیال کر لیں۔ کیا اب اس اسمبلی کا معیار یہ رہ جائے گا کہ ہم ریڈروں کے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں، میں اس کو opposeنہیں کر رہا، میں تو صرف یہ چاہ رہا ہوں کہ مجھے آپ مہلت دے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! راجہ صاحب بات کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب opposeتو نہیں کر رہے، وہ صرف ٹائم مانگ رہے ہیں، meanwhile معاملات سُلجھ جاتے ہیں تو پھر ضرور اس کو take upکرنا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس چلی جائے گی تو پھر کونسا طوفان آ جائے گا؟ استحقاق کمیٹی نے اس کو پھانسی تو نہیں دینی۔ استحقاق کمیٹی نے بھی بات سننی ہے۔ سننے کے بعد اس کی بات بھی سن کر اور ان کی بات بھی سن کر پھر فیصلہ دینا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ریڈر کا بار بار راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ ریڈر نے کیا ہے۔ ریڈر نے نہیں کیا بلکہ ایس۔پی انوسٹی گیشن نے کیا ہے۔ وہ خود فرما رہی ہیں کہ انھوں نے ایسا کیا ہے۔ یہ کمیٹی کے پاس جانے دیں یا پھر آپ ہاؤس سے رائے لے لیں۔ اگر ہاؤس کہتا ہے کہ یہ معاملہ کمیٹی کے پاس چلا جائے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ کوئی آسمان نہیں گرے گا۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن میں اپنے سارے بھائیوں سے انتہائی مودبانہ طریقے سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج تک میں نے کسی بھی تحریک استحقاق کو opposeنہیں کیا اور میرے اس lenient viewکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہماری آدھی سے زیادہ ایڈمنسٹریشن استحقاق کمیٹی کے باہر بیٹھی ہوتی ہے۔ پھر مجھ پر criticismیہ آتا ہے کہ

unwordly ہمیں سن لیا کریں اور اس کے بعد آپ جو فیصلہ کریں ہم مان لیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنا میرا فرض بنتا ہے، اتنا آپ کا بھی بنتا ہے کہ کسی کے خلاف کوئی فیصلہ دینے سے پہلے کم از کم اس پر ایک بار سوچ لیں۔ اب یہاں ریڈر ذکاء اللہ کی بات کی جا رہی ہے جس کے متعلق تحریری طور پر آیا ہے کہ وہ فون attend ہی نہیں کرتا۔ اس کا علیحدہ دفتر ہے۔ پھر درمیان میں مقدمہ ڈسچارج کی بات آ گئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں اس تحریک استحقاق کو سوموار تک pending کرتا ہوں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: کل تک کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، کل تک کے لئے یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ شکریہ اگلی تحریک استحقاق نمبر 28 ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں دس منٹ سے کھڑی ہوں۔ اب یہی تو استحقاق کی بات ہے۔ آپ اس ہاؤس کا attitude دیکھ لیں کہ یعنی میں بگو صاحب سے پہلے اس بات پر بات کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہوں اور آپ مسلسل مجھے دیکھتے رہے اور آپ مجھے ignore کرتے رہے۔

جناب سپیکر: آپ کس پر؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم نہیں دیا۔ یہی بات ہے۔ یہی attitudes ہیں، یہی attitude ہے جو اس اسمبلی کے اندر بھی ہے اور اس اسمبلی کے باہر سوسائٹی کے اندر بھی ہے۔

محترمہ طاہرہ منیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم صاحب کے لئے یہ عرض کر رہی ہوں کہ ایک نصاب میں پاکستانی کہانیوں کے نام پر ایک ایسی کتاب شامل کر دی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد اقبال چنڑ صاحب!

اے ڈی جی ایل اور ڈی سی او بہاولپور کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

ملک محمد اقبال چنڑ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مجھے 05-2004 کے ترقیاتی فنڈز مبلغ 25لاکھ روپےallocate ہوئے۔ میں نے جناب محمد بشارت راجہ، وزیر لوکل گورنمنٹ پنجاب کے توسط سے A.D.L.G، بہاولپور بشارت علی ندیم کو چٹھی بھجوائی کہ پی پی ۔272 بہاولپور کے ترقیاتی منصوبہ جات تخمینہ لاگت 25لاکھ روپے کے تعمیر پنجاب پروگرام کے تحت جاری کئے جائیں تاکہ عوام کی فلاح و بہبود کے یہ منصوبے مکمل ہو سکیں۔ اس چٹھی کے بعد اے ڈی ایل جی، بہاولپور سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ وزیر لوکل گورنمنٹ کی طرف سے کوئی چٹھی مجھے وصول نہیں ہوئی۔ میں نے دوبارہ ایک ہفتہ بعد جناب محمد بشارت راجہ، وزیر لوکل گورنمنٹ سے لاہور میں رابطہ کیا تو میری استدعا پر وزیر صاحب نے مہربانی فرماتے ہوئے اے ڈی ایل جی، بہاولپور کو فون پر کہا کہ میرے حلقہ پی پی ۔272 کے ترقیاتی منصوبہ پر فوری عمل کیا جائے اور فنڈز جاری کئے جائیں۔ جب دوبارہ میں نے اے ڈی ایل جی، بہاولپور بشارت علی سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے حلقہ کے ترقیاتی منصوبہ جات کی فائل ڈی سی او، بہاولپور چودھری محمد اکرم نے منگوا لی ہے۔ میں اس سلسلہ میں ڈی سی او ہذا کے دفتر گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کی ترقیاتی منصوبہ جات کی فائل نہیں منگوائی۔ میں نے اس سلسلہ میں پانچ/چھ چکر اے ڈی ایل جی اور ڈی سی او، بہاولپور کے کاٹے لیکن ان دونوں افسران نے مجھے رولنگ سٹون بنایا۔ آخر کار میں مورخہ 3۔جون 2006 کو ڈی سی او آفس بہاولپور گیا۔ مجھ سے پہلے اے ڈی ایل جی، بہاولپور مسٹر بشارت علی وہاں پر موجود تھا۔ میں نے دونوں کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں افسران سے گزارش کی کہ آج آپ اتفاق سے اکٹھے مل گئے ہیں۔ میری

فائل کا مسئلہ حل کریں تاکہ میرے حلقہ کے لوگوں کی فلاح کے کام ہو سکیں۔ڈی سی او نے کہا کہ آپ ایم پی اے صاحبان میرے دفتر میں بغیر پوچھے جب چاہتے ہیں منہ اٹھائے آ جاتے ہیں اور مجھے distrub کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ذاتی کام کے سلسلہ میں نہیں آیا۔ میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں اور ان کے حقوق کی خاطر جدوجہد کر رہا ہوں جو میرے فرائض میں شامل ہے۔ میری فائل کو تلاش کیا جائے۔ جس پر یہ افسران طیش میں آ گئے اور مجھے کہا کہ ہم نے آپ جیسے کافی ایم پی اے دیکھے ہیں، ہماری کرسیاں مضبوط ہیں۔آپ لوگ عارضی ایم پی اے ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم نے آپ جیسے سینکڑوں ایم پی اے دیکھے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے اور بھی میرے خلاف نازیبا باتیں کیں اور کہا کہ ہم وزیر لوکل گورنمنٹ کو بہتر جانتے ہیں اور ان سے خود بات کر لیں گے اور مجھے ڈی سی او نے اپنے دفتر سے باہر جانے کا کہا۔اس طرح ان دونوں افسران نے نہ صرف میرا بلکہ معزز وزیر لوکل گورنمنٹ کے احکامات کا بھی مذاق اڑا کر ان کا بھی استحقاق مجروح کیا لہذا مجھے اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی short statement دینا چاہیں گے؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جی ہاں، جناب سپیکر! راجہ صاحب میری بات کی تائید کریں گے کہ میں کوئی پانچ چھ مرتبہ ان کے پاس حاضر ہوا اور ان سے گزارش کی کہ میری فائل DCO کو بھجوا دی جائے۔ انھوں نے میرے سامنے DCO اور ADLG بہاولپور کو فون کیا لیکن اس کے باوجود میری فائل آج تک نہیں مل سکی۔ DCO نے نہ صرف میرا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ وزیر صاحب کے احکامات کا بھی مذاق اڑایا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے یہ تحریک ابھی موصول ہوئی ہے، آپ اس کو دو تین دن کے لئے pending فرمالیں تاکہ جواب آ جائے۔

جناب سپیکر: چنڑ صاحب! ابھی اس تحریک کا جواب وزیر قانون صاحب کو موصول نہیں ہوا تو کیا اس کو Monday تک pending کر لیں؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جی، بہتر ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 236، محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

ننکانہ صاحب میں مسلح افراد کی کم سن لڑکی سے اجتماعی زیادتی

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں کل اس کا جواب دوں گا۔ میں نے ٹیلیفون پر اس کا جواب منگوایا ہے۔ آپ کل تک اسے pending فرمادیں، میں کل جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تحریک التوائے کار نمبر 236 کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ محمد اعجاز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ محمد اعجاز: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ کی غیر موجودگی میں جب سردار شوکت حسین مزاری صاحب صدارت کر رہے تھے تو اس وقت یہ طے ہوا تھا اور اس سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی طے ہوا تھا کہ فیصل آباد میں پانی کے حوالے سے، گیسٹرو کے باعث جو ہلاکتیں ہوئیں، جو ہزاروں لوگ متاثر ہوئے اس بابت تحریک التوائے کار کو out of turn take up کیا جائے گا جو کہ ہو چکی ہے۔ اب اس کی continuty میں ممبران بات کریں گے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ بات میرے علم میں ہے، آج ایجنڈے پر یہ موجود ہے۔اس پر بات ہو گی۔

شیخ محمد اعجاز: جی، بہتر ہے۔ میں نے صرف یاد دہانی کروانی تھی کہ آج فیصل آباد کے اراکین کو اس بارے میں بات کرنے کے لئے وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کو ٹائم دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر240 جناب محمد وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹہ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اب وقفہ نماز عصر ہوتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹہ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5.58 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، وقاص صاحب! تحریک پیش کریں۔

صوبہ میں برڈ فلو کے وائرس کی تصدیق

جناب محمد وقاص: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔مارچ2006 کے اخبارات کے مطابق پاکستان بھر خصوصاً صوبہ پنجاب میں برڈ فلو کے وائرس کی موجودگی کی تصدیق کر دی گئی ہے جس سے عوام بے چینی اور اضطراب کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابط قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ برڈ فلو H-5 N-1 وائرس سے پھیلنے والی انتہائی مہلک وبائی مرض ہے جو 2003 میں جنوبی ایشیاء پر چھائی رہی ہے۔ یہ غالباً ہجرت کرنے والے پرندوں کی وجہ سے روس، کرغستان اور کروشیا میں پہنچی جس کی وجہ سے 300 ملین مرغیاں اور 109 انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ وبائی مرض سال ہی

میں ہمارے ہمسایہ ممالک ایران اور بھارت میں رپورٹ ہوئی۔اس کے بعد برڈ فلو ایبٹ آباد، چار سدہ، صوبہ سرحد، سہالہ، ترلائی، اسلام آباد اور صوبہ پنجاب کے اضلاع راولپنڈی، اٹک، چکوال اور حافظ آباد میں بھی رپورٹ ہوئی۔

جناب سپیکر! برڈ فلو ایک وبائی مرض ہے جو کہ پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ شدید متاثرہ پرندوں میں ناک سے اخراج، قلغی کا رنگ اڑنا اور چونچ کے نیچے لٹکے ہوئے گوشت کی سوجن جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور تنفس بگڑنے کے باعث چوبیس گھنٹے کے اندر اندر پرندہ مر جاتا ہے۔ پرندوں میں اس کی منتقلی ایک ساتھ کھانے، ایک ہی برتن استعمال کرنے اور اکٹھے پانی پینے سے ہوتی ہے۔ ابھی تک یہ بیماری ایک انسان میں سے دوسرے انسان میں منتقل نہیں ہوئی۔ اس سلسلہ میں لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب میں ستمبر 2005 سے مسلسل صورتحال کی نگرانی کر رہا ہے اور پنجاب بھر میں بیماری کی نشاندہی اور وباء کی صورت میں پھیلنے سے روکنے کے لئے surveilliance انتظام قائم کر دیا ہے۔ مرض کی تشخیص کے بارے میں لٹریچر لائیو سٹاک افسران کو رپورٹ کے لئے مہیا کر دیا گیا ہے، دو تحقیقاتی ادارے ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور اور پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کو ضروری سامان مہیا کر دیا گیا ہے تاکہ وہ کسی بھی مرنے والے پرندے میں H-5, N-1 وائرس کی موجودگی کا پتا چلا سکیں۔ ڈائریکٹر جنرل ریسرچ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور کو تفصیلی رپورٹ کرنے اور احتیاطی اقدامات کے لئے محکمہ کا spokesman مقرر کیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر پولٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی کو برڈ فلو بیماری کے متعلق اطلاعات اکٹھی کرنے اور باقاعدگی سے اعداد و شمار اکٹھے کرنے کے لئے focal person مقرر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ لائیو سٹاک متعلقہ دیگر محکموں داخلہ ہیلتھ، فارسٹ، وائلڈ لائف اور ماہی پروری سے مسلسل رابطہ میں ہیں۔ محکمہ لائیو سٹاک نے نومبر 2005 میں Animal Husbandry Commissioner، منسٹری آف فوڈ ایگریکلچر اور لائیو سٹاک گورنمنٹ آف پاکستان سے پرندوں کے شکار پر پابندی لگانے کی درخواست کی تھی۔ محکمہ لائیو سٹاک نے وفاقی سیکرٹری منسٹری آف ہیلتھ کی تجویز پر آٹھ surveilliance ٹیمیں برڈ فلو کی نگرانی اور اس کا پتا لگانے کے لئے تشکیل دی تھیں جبکہ چیف سیکرٹری پنجاب نے ڈی سی اوز کی سربراہی میں بھی ٹیمیں تشکیل دی تھیں جو اپنی حدود میں ہجرت کر کے آنے والے پرندوں کی نقل و حرکت

اور مرغیوں میں کسی بھی بیماری کی موجودگی کی رپورٹ کریں گی۔ محکمہ لائیو سٹاک نے تمام ڈسٹرکٹ ناظمین سے درخواست کی ہے کہ وہ برڈ فلو وباء کی صورت میں محکمہ لائیو سٹاک سے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کریں، فوری رد عمل کرنے والی پانچ ٹیمیں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے تشکیل دے دی گئی ہیں۔ محکمہ لائیو سٹاک نے ایک معیاری طریق کار کے تحت بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے وضع کیا ہے اور تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز سے استدعا کی ہے کہ وہ ضلعی ایجنسیوں کو بیماری کا پتا لگانے اور کنٹرول کرنے کے لئے متحرک کریں۔ ڈی سی اور راولپنڈی کو اسلام آباد سے راولپنڈی اور راولپنڈی سے پنجاب کے دوسرے حصوں تک پرندوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگانے کے لئے بھی کہا گیا ہے۔

جناب والا! حکومت پنجاب نے پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کو برڈ فلو بیماری سے نمٹنے کے لئے آلات کی خریداری کے لئے 1.8 ملین روپے فراہم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے برڈ فلو H-5, N-1 پر ریسرچ کے لئے یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے تعاون سے 20 ملین روپے کی ایک سکیم کو ADP 2006-07 کے لئے شامل کیا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ کو برڈ فلو سے نمٹنے کے لئے 10 ملین روپے کی تلافی کے لئے 6 ملین روپے متاثرہ پولٹری فارمرز کے لئے اور دیگر حفاظتی اقدامات کے لئے 11 ملین روپے کی ویکسین فراہم کی ہے۔ میں فخر سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے شروع کئے گئے موثر surveilliance، مانیٹرنگ اور بہتر حکمت عملی کی بنیاد پر ہمارے پاکستانی سائنٹسٹس نے VRI میں اس وائرس کی ویکسین تیار کی ہے جس کا نام لینے سے لوگ ڈرتے تھے اور مرغی کو کھانا بھی لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اب تک تقریباً 18 لاکھ کے قریب مرغیوں کو اس کی doses دے دی گئی ہیں جس کی وجہ سے بیماری پر کنٹرول ہو گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ادارہ اس کارکردگی کی بنیاد پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ وقاص صاحب! کافی تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس پر تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جب 2002 اور 2003 میں اس وباء کے بارے میں اخبارات اور میڈیا پر آیا اور پھر حالیہ گزشتہ برس بھی آیا تو اس کا ایک ڈائریکٹ اثر پولٹری انڈسٹری پر ہوا اور وہ تقریباً crash کر گئی۔

لوگوں نے مرغیاں اور انڈے کھانا چھوڑ دیئے جس کے نتیجے میں ہزاروں لاکھوں لوگوں کا روزگار تباہ ہوا اور عوام کے اندر ایک بے چینی اور پریشانی آ گئی اور شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے موقع پر جو گوشت استعمال ہوتا ہے اس حوالے سے یہ فضا ایسی بن گئی لیکن اس کو reverse کرنے کے لئے حکومت فوری طور پر آگے نہیں آ سکی اور حکومت نے اس کے لئے کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح اس وباء کا تذکرہ میڈیا اور اخبارات کے اندر آیا، جن اقدامات کا ذکر محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کیا یہ بھی میڈیا پر آنا چاہئے تھا اور لوگوں کو بتانا چاہئے تھا کہ ہم نے یہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک بہت اچھی بات کہی کہ ہمارے سائنسدانوں نے اور ہمارے ریسرچرز نے ایک ویکسین ایجاد کی اور مجھے یہ بتایا گیا کہ اگر وہ ہم امپورٹ کریں تو ایک piece ہمیں سات روپے کا پڑتا ہے اور ہمارا اس پر اپنا خرچہ پچیس پیسے آتا ہے یعنی اتنا foreign exchange ہمارے ریسرچرز نے ہمارے لئے بچایا اور بہت اچھی ویکسین ایجاد کی لیکن اس کا کسی کو نہیں پتا، پاکستان کے عوام اس سے بے خبر ہیں حالانکہ یہ تو deserve کرتا ہے کہ ان سائنسدانوں کو آپ میڈیا پر لے آئیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے۔ ان کو ایوارڈ دیں اور ان کو encourage کیا جائے اور اس کا انہیں صلہ دیا جائے لیکن ہم اس طرف آگے نہیں بڑھے۔ میں partially اتفاق کرتا ہوں کہ اب تو یہ مسئلہ under control ہے اور اس کے لئے یہ انتظامی کام کر رہے ہیں لیکن مستقبل میں بھی ایسی جو بھی افواہیں پھیلیں یا ایسی وباء ہوں تو اس کو counter کرنے کے لئے میڈیا پر اسی تیزی کے ساتھ لایا جائے جس تیزی سے اس کی خبر پھیلتی ہے اور میڈیا پر بتایا جائے کہ اس کا ہمارے پاس علاج ہے، یہ counterable ہے اس کو قابو کیا جا سکتا ہے اور قابو میں ہے تاکہ لوگ پریشان نہ ہوں۔ خاص طور پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کا روزگار اس سے وابستہ ہے، محترم لاء منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں ان تک یہ بات پہنچائی جانی چاہئے کہ جو پولٹری انڈسٹری تباہ ہوئی ہے اگلے بجٹ میں ان کے لئے کوئی ریلیف رکھا جائے اور ان لوگوں کو بحال کرنے کے لئے ان کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے کچھ اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ اچھی proposal ہے اسے بھی consider کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کے فارم تباہ ہوئے ہیں یا جن کا نقصان ہوا ہے گورنمنٹ ان کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق 70 فیصد ان کے نقصانات pay کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: بہت اچھا۔ اگلی تحریک ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب کی ہے۔ ان کی request آئی ہے کہ اسے کل تک کے لئے pending کر لیں۔ لہذا یہ تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک بھی ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب کی ہے۔ اس کے لئے request نہیں آئی لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ برڈ فلو کے حوالے سے ابھی بات ہو رہی تھی۔ یہ بات بھی اخباروں میں بڑی شائع ہوئی کہ مرغیوں کے لئے باہر سے جو feed منگوایا گیا اس میں سور کی چربی شامل تھی اس پر بڑی پریشانی ہوئی اور پورے پاکستان کے جو اہل ایمان ہیں انہیں اس پر تشویش ہوئی اور یہ کافی عرصے سے ہو رہا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کی جو چشم پوشی ہے وہ قابل گرفت ہے اور منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس کا نوٹس لینا چاہئے کہ یہ غلط حرکت ہو رہی ہے اور اس طرح کی یہ چیز پاکستان میں آئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے سن لیا ہے وہ چیک کر لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 250 لالہ شکیل الرحمن، چودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔ جی، چودھری زاہد پرویز صاحب!

اربن روٹوں کے کرایہ میں اضافہ

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر مورخہ 26۔ مارچ 2006 کے مطابق اربن روٹوں پر کرایوں میں دو روپے کا اضافہ، محکمہ ٹرانسپورٹ نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ 4۔ کلومیٹر حسب سابق -/6 روپے، آٹھ کلومیٹر تک -/8 روپے اور چودہ کلومیٹر فاصلے کا کرایہ -/10 روپے اور 22 کلومیٹر کا کرایہ -/12

روپے کر دیا گیا۔ مزید فاصلے پر-/14 روپے کر دیا گیا ہے۔ عوام کا پرزور اصرار تھا کہ کرایہ نہ بڑھایا جائے لیکن محکمہ ٹرانسپورٹ نے عوام کے اعتراضات کو مسترد کر دیا اور ٹرانسپورٹروں سے ملی بھگت کر کے کرایہ بڑھا دیا۔ جس سے عوام میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر! یکم اکتوبر 2005 کو ڈیزل کی قیمت میں دو روپے نو پیسے کا اضافہ ہوا۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے کرایوں میں اضافہ کے تمام پہلوؤں کے حوالے سے پرکھا کہ کرایوں میں اضافہ سے عوام پر بوجھ پڑے اور نہ ٹرانسپورٹر کے لئے یہ ناقابل عمل ہوں۔ محکمہ نے یہ معاملہ صوبائی وزراء ٹرانسپورٹ، خزانہ، قانون و لوکل گورنمنٹ پر مشتمل کابینہ کمیٹی کے سامنے مورخہ 7/12/2005 کو رکھا اور کرایوں کی stage کو پانچ سے سات کرنے کی تجویز کے ساتھ ساتھ یہ بھی وضاحت کی کہ صرف ڈیزل کی قیمت میں اضافہ ہی گاڑی کے چلنے کی لاگت پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ اس میں کئی دوسرے عوامل بھی کارفرما ہوتے ہیں یعنی موبل آئل اور دوسرے لبریکنٹس ٹائرز، سپیئر پارٹس، لیبر اور تنخواہوں میں اضافہ وغیرہ اس سے مجموعی طور پر فی کلومیٹر لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کمیٹی نے اس سے اتفاق کیا کہ محکمہ ٹرانسپورٹ نے کرایوں میں اضافے کے حوالے سے عوام کی تجاویز اور اعتراضات بذریعہ پریس ریلیز طلب کئے اور تمام حقائق کا جائزہ لینے کے بعد بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 06-2002 مورخہ 25-03-2006 کو مندرجہ ذیل اضافہ کیا۔ جو کہ نہ صرف اربن روٹس پر چلنے والی بسوں بلکہ ویگنوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اس میں پہلے پانچ stages مقرر تھیں، کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اس کو سات stages تک کر دیا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جو پہلے stages تھیں وہ کم کلومیٹروں میں تھا اور بعد میں جو سٹیج مقرر کئے ان کا فاصلہ زیادہ کلومیٹروں میں کر دیا گیا۔ اس کا جو پہلا stage ہے وہ زیرو سے چار کلومیٹر تک ہے اس کا کرایہ چھ روپے ہے۔ اس میں تقریباً 70/75 فیصد مسافر سفر کرتے ہیں اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد چار کلومیٹر سے آٹھ کلومیٹر تک آٹھ روپے اس میں ایک روپیہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آٹھ تا چودہ کلومیٹر تک دس روپے، چودہ تا بائیس کلومیٹر بارہ روپے اور بائیس کلومیٹر سے زائد جتنا بھی کوئی سفر کرے گا اس کو چودہ روپے کرایہ ادا کرنا پڑے گا۔ روٹ کا زیادہ سے زیادہ فاصلہ 32 کلومیٹر مقرر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری صاحب! کافی تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! پبلک ٹرانسپورٹ غریب لوگوں کے لئے ہے۔ ہمارے صدر صاحب بھی اس چیز کا اعلان کرتے ہیں، وزیراعظم صاحب بھی اعلان کرتے ہیں کہ جو چیزیں بھی غریب لوگوں کے استعمال میں آتی ہیں ان کی قیمتیں ہم کم کریں گے۔ مگر یہاں پر تو ہر پندرہ دن بعد یا مہینے بعد ڈیزل کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ وزیر موصوف صاحب نے بھی کرایوں میں اضافے کی یہی وجہ بتائی ہے ڈیزل تمام پبلک ٹرانسپورٹ اور کاشت کار بھی ٹریکٹروں وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ ڈیزل آج تقریباً چالیس روپے لیٹر مل رہا ہے۔ تین سال پہلے اس کی قیمت -/27 روپے تھی۔ آپ دیکھیں کہ قیمت کتنی بڑھ چکی ہے۔ جیسا کہ دوسری چیزوں کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں۔ چینی -/40 روپے فی کلو تک فروخت ہو رہی ہے۔ یوٹیلٹی سٹورز کا بڑا واویلہ کیا جا رہا ہے۔ یہ سٹورز ملک کے 5 فیصد لوگوں کی ضروریات کو بھی پورا نہیں کرتے۔ جہاں تک ٹرانسپورٹ کی بات ہے تو دیہاتوں سے شہروں میں مزدوری کرنے جو لوگ آتے ہیں وہ روزانہ دس سے پندرہ روپے کرایہ ادا کر کے آتے ہیں، جاتے وقت بھی اتنا ہی کرایہ لگتا ہے۔ بعض اوقات ان کو مزدوری ملتی ہے اور بعض اوقات مزدوری نہیں ملتی۔ میری استدعا ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ کم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ زیرو کلو میٹر سے چار کلو میٹر تک ان کے سروے کے مطابق 75 فیصد لوگ سفر کرتے ہیں، ان کے کرایوں میں اضافہ نہیں ہوا۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! اگر ڈیزل کی قیمت نہ بڑھے تو بھی یہ کرایہ مناسب سطح پر رہ سکتا ہے۔ اس پر آپ کنٹرول کریں اور وفاقی حکومت کو لکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں بھی اس سلسلے میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے بڑا اچھا فرمایا ہے کہ 32 کلو میٹر تک کرایہ نہیں بڑھا لیکن دوسری طرف ٹرانسپورٹرز نے کیا کیا ہے کہ اگر سیالکوٹ سے لاہور فلائنگ کوچ آتی ہے تو اس میں 20 آدمیوں کی جگہ ہے تو انہوں نے وہاں پر تیس بٹھانے شروع کر دیئے ہیں۔ اب حالت یہ ہوتی ہے کہ جہاں خواتین بھی بیٹھتی ہیں وہاں پر مردوں کو بھی ساتھ بٹھا دیتے ہیں۔ جس وین میں بیس کی گنجائش

ہوتی ہے وہاں پر 30/35سواریاں زبردستی بٹھادیتے ہیں۔میں وزیر ٹرانسپورٹ سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں بھی کچھ کریں۔گرمیوں میں بڑا بُرا حال ہوتا ہے۔میں دو دفعہ خود فلائنگ کوچ پر سیالکوٹ سے بیٹھ کر آیا ہوں۔آپ ان کو روک ہی نہیں سکتے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔لہذا میری وزیر ٹرانسپورٹ سے گزارش ہے کہ سیٹوں کی جتنی پابندی ہوتی ہے اتنے ہی لوگوں کو بٹھایا جائے اور اگر زائد لوگ بیٹھیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اگلی تحریک 252چودھری زاہد پرویزاور لالہ شکیل الرحمٰن کی ہے۔

خانقاہ ڈوگراں میں ڈاکوؤں کی بھائی اور باپ کے سامنے دوشیزہ سے اجتماعی زیادتی

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”خبریں“کی اشاعت مورخہ 26۔مارچ2006میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ خانقاہ ڈوگراں میں چھ ڈاکوؤں نے باپ اور بھائی کو باندھ کر دوشیزہ سے زیادتی کر ڈالی۔تفصیل کچھ یوں ہے کہ رسولاں بھٹیاں کا صوبے خان اہلخانہ کے ہمراہ سو رہا تھا۔رات کے آخری پہر ضیغم اور اس کے ساتھی حویلی کا دروازہ توڑ کر اندر آئے سامان سمیٹتے ہوئے (ف) پر نظر پڑی تو نیت خراب ہو گئی۔صوبے اور اس کے بیٹے نے مزاحمت کی تو انہیں زخمی کر کے باندھ دیا۔(ف) کی حالت غیر ہونے پر نقدی،زیورات سمیت غائب۔واقعہ کے خلاف عوام میں اشتعال،ملزموں کی جلد گرفتاری کا مطالبہ کیا۔پولیس نے ابھی تک کوئی کارروائی کی اور نہ پرچہ درج کیا گیا۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ مورخہ 2006-03-19 کو رات دس بجے مسمی محمد صوبہ ولد نبی بخش قوم باجوہ سکنہ رسولاں بھٹیاں کے گھر رہائشی،بمقام ڈیرہ پر مسمیاں ثمر عباس،قمر عباس پسران فلک شیر،ضیغم عباس ولد نصر اللہ قوم بھٹی اور ابرار حسین ولد ابراہیم سکنہ ساہیاں والا نے مسماۃ فوزیہ دختر محمد صوبہ کے ساتھ باری باری زیادتی کی اور جاتے ہوئے پارچات،نقدی اور زیورات بھی لے گئے اس اطلاع پر مقدمہ مندرجہ بالا درج رجسٹر ہوا۔

اس کی تفتیش چودھری احمد نواز سرکل آفیسر سانگلہ ہل خود کر رہے ہیں۔اس وقت تک اس مقدمہ میں چار ملزمان ثمر عباس، قمر عباس، ضیغم عباس اور ابرار حسین کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ اس کو affectively prosecute کر کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔شکریہ

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ جو واقعہ تھا اس کے مطابق یہ انسداد دہشت گردی کا کیس بنتا ہے کیونکہ گینگ ریپ بھی کیا گیا اور ڈکیتی بھی کی گئی۔تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک چالان عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔صرف چار ملزمان کی گرفتاری show کی گئی ہے باقی ملزمان کی گرفتاری کے لئے کسی قسم کی کوششوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔جناب وزیر صاحب کیا اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے کہ اس مقدمہ کا چالان جلد از جلد خصوصی عدالت میں پیش کیا جائے گا تاکہ مظلوم خاندان کے ساتھ انصاف ہو اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ کتنی دیر تک اس مقدمہ کا چالان بھیج دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ 15 دن کے اندر اندر اس مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت کو بھیج دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: 15 دن تک چالان عدالت میں پہنچ جائے گا۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 256 چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمٰن کی ہے۔

میاں چنوں میں 6 سالہ بچی زیادتی کے بدلے ونی کا شکار

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق میاں چنوں میں چھ سالہ بچی ونی کا شکار، پنچائتیوں نے 18 سالہ نوجوان سے نکاح پڑھوا دیا۔تفصیلات یوں ہیں کہ میاں چنوں کے نواحی گاؤں L-153/15 میں شاہ نواز کی بیٹی انیلہ الطاف حسین بھٹی کی بیٹی کو بہلا پھسلا کر لیاقت اور عمر کے پاس لے گئی۔جس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔جب اس واقعہ کا علم اہل علاقہ کی پنچائیت کو ہوا تو ملزموں کی جانب سے 6 سالہ بچی کا رشتہ بطور ونی پیش کیا گیا جو الطاف حسین نے اپنے 18 سالہ بیٹے

سے نکاح پڑھوادیا لیکن پولیس تاحال کوئی کارروائی کر رہی ہے اور نہ ہی 6 سالہ بچی کے لواحقین نے کوئی کارروائی عمل میں لانے کے لئے درخواست دی ہے حالانکہ ونی کے خاتمے کے لئے اسمبلی کی قرارداد منظور ہو چکی ہے۔ اب تک کوئی مناسب قانون سازی نہ ہونے کے باعث دن بدن ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔ اس کو کل تک pending فرمادیں کیونکہ آج ہم نے پتا کیا تھا تو وہاں سے بندہ لے کر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جواب موصول نہ ہونے پر اس کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔ Next ہے نمبر 267 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ، محترمہ فائزہ احمد صاحبہ اور جناب سمیع اللہ خان صاحب! جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

حافظ آباد کے نواحی گاؤں ونیکے تارڑ میں خوانچہ فروش کے جواں سال بیٹے کا قتل

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 27۔مارچ 2006 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق حافظ آباد کے نواحی گاؤں ونیکے تارڑ میں رہائش پذیر خوانچہ فروش ریاض احمد کے جواں سال بیٹے فیاض کو اسی گاؤں کے چودھری شفیع تارڑ کے بیٹے ناصر تارڑ نے اپنے ساتھیوں سمیت ادھار کی رقم مانگنے پر قتل کر دیا۔ یہ رقم انہوں نے مقتول کو بیرون ملک بھجوانے کے لئے لی تھی۔ رقم واپس مانگنے پر ایک دن شام کو ناصر تارڑ نے اپنے ساتھیوں سمیت فیاض کو اپنے ڈیرے پر بلا کر اسے تشدد کا نشانہ بنایا اور اس کے سر میں گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ چودھری کے بیٹے نے SHO رائے صفدر کو بھاری رقم دے کر مقتول کو ایک اشتہاری ملزم قرار دلوایا اور اس کے قتل کے جرم میں اپنے "نوکر" اقبال کو گرفتار کروا دیا اور اس طرح اصل قاتلوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی۔ مقتول سے اس کی ماں، بہنوں اور چھوٹے بھائیوں

کو بے شمار توقعات تھیں۔ مقتول نے قاتلوں کو جو رقم دی تھی وہ اس کی بہنوں کے جہیز کے لئے اس نے اور اس کے والدین نے جمع کر رکھی تھی۔ مقتول نے چودھریوں سے اپنا غصب شدہ مال واپس مانگا تھا جس کی جہ سے اسے قتل کر دیا گیا۔ مقتول کے والدین نے SSP,DSP اور متعلقہ دیگر افسران کو حقائق بیان کئے مگر انہوں نے بھی کوئی ایکشن نہ لیا جس کی وجہ سے یہ قاتل ابھی تک علاقہ میں کھلے عام پھر رہے ہیں جبکہ مقتول کے والدین اپنے حواس کھو بیٹھے ہیں، ان کی پکار سننے والا کوئی نہیں ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ نے جس امر کی نشاندہی کی ہے۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور اس واقعہ کا مقدمہ درج ہوا اور مقدمہ درج ہونے کے بعد تفتیش مقامی پولیس عمل میں لائی اور دوران تفتیش 11-03-2005 کو ریاض احمد ولد محمد حیات مدعی نے ضمنی بیان تحریر کروایا کہ اس نے اپنے بیٹے فیاض احمد مقتول کا مقدمہ درج کروایا تھا جس میں دو کیس نامعلوم درج کروائے تھے جو کہ اب اس کو پتا چلا ہے کہ وہ نامعلوم نعیم اختر عرف اعجاز احمد، افضال احمد عرف دھیڑی پسران ماسٹر سیف اللہ تارڑ سکنہ ہائے بیری والا ہیں، کو مقدمہ میں نامزد کر کے بطور FIR کا حصہ تصور کیا جائے۔ مورخہ 12-03-2005 کو افضال احمد کو گرفتار کیا گیا اور اس کی نشاندہی پر بندوق 12 بور ڈبل بیرل 2 ضرب کارتوس برآمد کی گئی اور اس کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔ دوران تفتیش افضال احمد ولد اللہ دتہ گنہگار پایا گیا اور امان اللہ ناصر نعیم اختر عرف ججا اور افضال احمد عرف دھیڑی بے گناہ پائے گئے۔ جرم 148/149 حذف کیا گیا۔ مقدمہ ہذا کی تفتیش DSP اور SDPO راجہ محمد ریاض صدر سرکل نے بھی کی۔ مورخہ 12-04-05 کو چالان مرتب ہوا جس میں بے گناہ ملزمان امان اللہ ناصر نعیم اختر، افضال احمد اور سیف اللہ کو خانہ نمبر 2 میں رکھ کر چالان کیا گیا۔ حسب الحکم سیشن جج صاحب تفتیش مقدمہ انوسٹی گیشن سیل حافظ آباد منتقل ہوئی جو آئندہ بحکم جناب ڈی ایس پی، انوسٹی گیشن صاحب تفتیش مقدمہ غلام رسول ایس آئی، انوسٹی گیشن نے عمل میں لائی اور انہوں نے بھی پہلی تفتیش سے اتفاق کیا۔ اب اس مقدمہ میں latest position یہ ہے کہ مقتول کے والد کی درخواست پر مقدمہ ہذا برائے تبدیلی تفتیش بحوالہ حکم نمبر 632-33R مورخہ 19-12-05 ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج گوجرانوالہ

سٹینڈنگ بورڈ حافظ آباد میں مورخہ 30-12-05 کو پیش ہوا۔ غور کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی انوسٹی گیشن کرائم برانچ گوجرانوالہ کے سپرد کی جائے۔ وہاں پر بھی اس کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے جو ملزمان پہلے بے گناہ پائے گئے تھے وہ بے گناہ ہی رکھے گئے ہیں اور ایک آدمی جس کو گنہگار پایا گیا تھا اس کا چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً تین دفعہ اس مقدمہ کی انوسٹی گیشن مدعی فریق کی request پر change ہوئی ہے اور پھر یہ کہ ضلع سے باہر کے افسران سے بھی رینج کرائم سے اس کی تفتیش کروائی گئی ہے اور اس میں اصل حالات یہی ہیں کیونکہ پہلے مدعی فریق نے نامعلوم افراد لکھائے تھے اور بعد میں انہوں نے ضمنی بیان میں دو افراد کو نامزد کیا تھا لیکن ان میں سے ایک گنہگار پایا گیا ہے باقی ملزمان بے گناہ پائے گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی پولیس آفیسر کی کوئی بدنیتی نہیں ہے کیونکہ تین stages پر پولیس نے اس کو investigate کیا ہے۔ different range میں investigate ہوئی ہے۔ اس کے باوجود میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر کہیں کسی پولیس ملزم کی بدنیتی پائی گئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ راجہ صاحب کا بیان پہلے Call Attention Notice کے جواب کا تسلسل ہے اور یہ بات اس چیز سے واضح ہے کہ مدعی فریق کی طرف سے تین دفعہ اس کی انوسٹی گیشن تبدیل کروائی گئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مدعی فریق کی بات نہیں سنی جا رہی، اس کی شنوائی نہیں ہو رہی اور وہ اپنے لئے انصاف ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہماری پولیس کا ایک وتیرہ اور trend ہے اور پہلے بھی بات ہوئی تھی کہ راجہ صاحب کو جو جھوٹ سچ لکھ کر بھیج دیتے ہیں وہ کرنا پڑتا ہے اور ہائی کورٹس خود اس بات کو admit کر چکی ہیں اور انہوں نے اس بات کے اوپر فیصلے دیئے ہیں کہ انوسٹی گیشن میں اوپر سے نیچے تک تمام پولیس افسران ملوث پائے جاتے ہیں۔ میں راجہ صاحب کی اس بات پر توجہ چاہوں گی کہ یہ صرف اس بات پر پولیس ڈیپارٹمنٹ میں فلاں تحریک التوائے کار یا ایک Call Attention Notice پر یہ جواب دے دیا It's not enough اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مظلوم کو انصاف مل رہا ہے یا مظلوم کی دادرسی ہو رہی ہے۔ اس ملک کے اندر عذاب یہی ہے کہ پولیس کو پوچھنے والا کوئی

نہیں ہے۔ پولیس اس وقت اس شتر بے مہار کی طرح پھر رہی ہے اور اس کا کوئی قبلہ ہے نہ کعبہ اور نہ ہی اسے کوئی پوچھنے والا ہے اور اس کی یہ مثال ہے کہ اس تحریک التوائے کار میں جو بات میں نے کہی ہے کہ مدعی نے 3/4 جگہوں پر انصاف کے لئے دروازہ کھٹکھٹایا ہے لیکن پھر وہی بات ہے کہ بااثر افراد چونکہ اس گاؤں کے چودھری کا بیٹا اس میں ملوث ہے اور پیسے لے کر اسے بے گناہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے نوکر اور دوسرے لوگوں کو اس کیس کے اندر involve کیا جارہا ہے۔ یہ کیس اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا سیدھا اس کو پولیس نے بنا کر پیش کیا ہے تو میں راجہ صاحب سے request کروں گی کہ کسی اچھے اور صحیح پولیس آفیسر کی جس کی reputation اچھی ہو، مجھے تو نہیں لگتا کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی ملے گا، لیکن اس کو اس کیس کی investigation mark ہونی چاہئے تاکہ مدعی کے grievances کو redress کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس مقدمہ کی تفتیش تین دفعہ تبدیل کی گئی ہے اور یہ تفتیش کورٹ کے کہنے پر out of district ہوئی ہے اور اس کا رزلٹ بھی یہی آیا ہے تو اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ محترمہ کے خدشات کو کس طرح دور کر سکتا ہوں لیکن کورٹ کی involvement کے باوجود رزلٹ وہی رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ انہوں نے تو نا معلوم کہا تھا اور بعد میں انہوں نے بندے nominate کئے تھے، ان کو بھی غلطی ہو سکتی ہے اگر انہوں نے ملزمان کو پہلے پہچان لیا تھا تو انہوں نے nominate کیوں نہیں کیا؟ ابہام اس میں اول دن سے تھا اس لئے کوئی غلط فہمی ہو سکتی ہے لیکن اس کے باوجود میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر مدعی فریق کی تسلی نہیں ہوئی ہے تو ہم اس کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہیں اور جس طرح تین دفعہ پہلے ہو چکی ہے اگر آپ حکم دیں گے تو اس کی مزید تسلی کروائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ٹھیک ہے محترمہ۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! گو تحاریک التوائے کار کا وقت تو ختم ہو چکا ہے لیکن ایک انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: اس کو کل کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: اس کو کل کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی ہاں۔ بجٹ کے بعد نہیں ہو سکتا، اس کو کل کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جی، بہت شکریہ۔

رپورٹ
(توسیع)
مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: میاں ماجد نواز مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

میاں ماجد نواز: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 (Bill No.24 of 2003) moved by Mrs Humaira Awais Shahid, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 21-جولائی 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 (Bill No.24 of 2003) moved by Mrs Humaira Awais Shahid, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 21-جولائی 2006 تک توسیع کردی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 (Bill No.24 of 2003) moved by Mrs Humaira Awais Shahid, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 21-جولائی 2006 تک توسیع کردی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز مصدرہ 2005

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005 کو take up کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : Sir, I move:

"That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005 as recommended by the Standing Committee on Cooperatives, be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005 as recommended by the Standing Committee on Cooperatives, be taken into consideration at once."

There are three amendments in this motion. The first amendment is from:

1. Rana Aftab Ahmad Khan
2. Rana Sana Ullah Khan
3 Mr. Sami Ullah Khan
4. Syed Nazim Hussain Shah
5. Malik Asghar Ali Qaiser
6. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi
7. Raja Riaz Ahmad
8. Ch. Zahid Pervaiz
9. Syed Hassan Murtaza
10. Lala Shakeel-ur-Rehman
11. Mr Ahsan ul Haq Ahsan Noulatia
12. Sh. Ejaz Ahmad
13. Dr. Asad Ashraf
14. Ch. Javed Hassan Gujjar
15. Rao Ijaz Ali Khan
16. Mr. Muhammad Yar Mammunka
17. Ms. Azma Zahid Bokhari
18. Mrs. Faiza Ahmad
19. Mr. Ejaz Ahmad Samma
20. Mr. Tanveer Ashraf Kaira
21. Dr. Asad Muazzam
22. Mirza Muhammad Afzaal
23. Mr Ishtiaq Ahmad Mirza
24. Mrs. Farzana Raja
25. Mr. Amir Fida Piracha

26. Mr. Ali Hassan Raza Qazi
27. Rana Mashhood Ahmad Khan
28. Mr. Tahir Akhtar Malik
29. Ch. Asghar Ali Gujjar
30. Dr. Syed Waseem Akhtar
31. Syed Ihsan Ullah Waqas
32. Ch Muhammd Waqas
33. Ch. Muhammad Shaukat
34. Syed Ijaz Hussain Bokhari
35. Mr. Arshad Mehmood Baggu
36. Mrs. Tahira Munir
37. Miss Zaib-un-Nisa Qureshi.

رانا آفتاب احمد خان! تشریف نہیں رکھتے اس کو ارشد محمود بگو صاحب move کریں گے۔

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move:

> "That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005 as recommended by Standing Committee on Cooperatives, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31 July 2006."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005 as recommended by Standing Committee on Cooperatives, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31 July 2006."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr. Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: لاء منسٹر اس کو oppose کرتے ہیں۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جیسا کہ اخبارات میں ہر روز کوآپریٹو سوسائٹیوں کے حوالے سے جو role آتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو پبلک کی opinion کے لئے مشتہر کیا جائے۔ یہاں پر جتنے پچھلے قانون پیش ہوئے ہیں ان میں ایسی صورتحال پیدا ہو گئی کہ ہمیں ان میں ترمیم کرنے کی ضرورت پیش آ گئی یہ اس لئے ہوا کہ ہم نے اس کو وسیع پیمانے پر circulate نہ کیا، اس میں پبلک کو شامل نہ کیا، لوگوں کی رائے اس میں شامل نہ کی جس کی وجہ سے ہمیں دوبارہ دقت کا سامنا کرنا پڑا اور پھر ہمیں یہاں amendment لانا پڑی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوآپریٹو سوسائٹی چونکہ خالصتاً لوگوں سے متعلقہ بل ہے یہ بہت اچھا ہے کہ اس میں یہ ترمیم لا رہے ہیں اور حکومت اچھا کام کر رہی ہے اس میں میری صرف یہ رائے ہے کہ اس کو پبلک کے لئے circulate کیا جائے تاکہ پبلک کی رائے بھی اخبارات میں آئے اور یہ کمیٹی کو وصول ہو جائے اور پھر کمیٹی اس کو بہترین اور خوبصورت شکل میں ہاؤس میں پیش کرے تاکہ کل کلاں ہمیں اس میں کوئی amendment نہ کرنی پڑے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان، جناب سمیع اللہ خان، تشریف نہیں رکھتے۔ سید ناظم حسین شاہ صاحب، ملک اصغر علی قیصر، راجہ محمد شفقت خان عباسی، راجہ ریاض احمد، چودھری زاہد پرویز۔ کوئی دوست جن کے نام میں نے پکارے ہیں ان میں سے بات کرنا چاہتا ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جی، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسے ہمارے فاضل دوست ارشد محمود بگو نے کہا ہے کہ اس بل کو ہاؤس میں لانے سے پہلے عام لوگوں میں publish کیا جانا چاہئے تھا اور اس میں public opinion آ جانی چاہئے تھی تاکہ اس پر ہم بہتر legislation لا سکتے۔ ہم نے اس میں جو amendment propose کی ہے اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کے ساتھ اس حوالے سے negotiate بھی کریں اور اپنی amendments بھی دیں تاکہ بہتر سے بہتر law making کر سکیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک شاید کیبنٹ decision ہوا ہے جس کے حوالے سے یہاں جب پچھلے اجلاس میں یا اس سے پچھلے اجلاس میں لینڈ مافیا کے حوالے سے

بات ہوئی اور جو لوگ پنجاب کے اندر زمینیں خرید رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! آپ بل کے حوالے سے بات کریں اور relevant رہ کر بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ اگر یہ موقع دیا جاتا کیبنٹ decision آیا کہ کہ آپ ایسا کریں کہ جو کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں یا اس کے علاوہ جو ایک رقبے پر جتنی کالونی بنتی ہے اس رقبے کی کیا requirement ہونی چاہئے اس میں انہوں نے یہ کر دیا کہ کم از کم بیس ایکڑ رقبہ ہونا چاہئے پھر اجازت ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اور کوئی معزز رکن بات کرنا چاہتا ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پاکستان میں اور پنجاب میں جو سوسائٹیز کی تاریخ ہے وہ کوئی اچھی نہیں ہے۔ مختلف محکمہ جات کی سوسائٹیز ماضی میں بنتی رہی ہیں اور پبلک کے ساتھ بڑے بڑے فراڈ ہوتے رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے جب میں 1990 سے 1993 میں اسمبلی میں تھا تو کوآپریٹو سکینڈل ہوا اور اس کے اندر کوئی 22/23۔ ارب روپے کو چند ایک لوگ ڈکار گئے اور اب تک عوام بے چارے پائی پائی کے لئے پھرتے ہیں اور بڑی مشکل سے ان کا کچھ نہ کچھ وصول ہو پایا ہے اور اس میں بڑی رقم ڈوب گئی ہے۔ پھر اسی طرح ماضی میں مختلف ہاؤسنگ سوسائٹیز وجود میں آئیں اور انہوں نے لوگوں کو سبز باغ دکھائے اور لوگ اس میں invest کر بیٹھے اور ان کے کروڑوں اور اربوں روپے سوسائٹیز میں ڈوب گئے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک ایسی چیز جس سے براہ راست پبلک متاثر ہوتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر ایک قانون سازی اسمبلی کر رہی ہے تو اس کی اخبارات میں تشہیر کی جائے اور بالآخر قانون کی زد کے اندر یا قانون کا جو غلط استعمال ہے اس سے پبلک نے ہی متاثر ہونا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ چیزیں اس میں آ رہی ہیں تاکہ وہ بھی اپنی opinion اس میں شامل کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہاؤس کے اندر بلاشبہ آپ بھی اور ہم سب بھی یہاں ممبر بیٹھے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ بڑی اکثریت ممبروں کی ایسی ہے کہ جو لاء گریجوایٹ نہیں ہے، عوام کے مسائل کو تو بیان کر سکتے ہیں لیکن لاء کے اندر جو باریکیاں ہوتی ہیں ان کے بارے میں زیادہ آگاہ نہیں ہوتے اور بڑی

تعداد کے اندر وکلاء ایسے موجود ہیں جو قانون کو جانتے ہیں تو اس لئے میری درخواست ہے کہ اگر یہ پریس کے اندر آ جائے گا تو ظاہر ہے کہ جو قانون جاننے والے ماہر قوانین ہیں اور وکلا ہیں وہ اس کے بارے میں بہت اچھی تجاویز دے سکیں گے۔ اس کے نتیجہ میں ایک اچھا قانون اسمبلی سے پاس ہو سکے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔اور کوئی معزز رکن؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوآپریٹو ایکٹ ایک بہت اہم ایکٹ ہے۔اس سے پہلے لوگوں کا کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں میں سترہ ارب روپے کے قریب ڈوبا ہے۔ ابھی تک لوگ اس کی سزا بھگت رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی طرف سے ایک اچھا اقدام ہے کہ اس ایکٹ میں ترامیم کی گئی ہیں لیکن اس ایکٹ کے نامکمل ہونے کی وجہ سے اور اس ایکٹ کے اندر خامیاں ہونے کی وجہ سے لوگوں نے اتنا بڑا نقصان پہلے اٹھایا اور اب پھر اس وقت کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے اس ایکٹ کی خامیوں کی وجہ سے فائدہ اٹھا کر گزشتہ ایک ڈیڑھ سال کے عرصے میں پھر ایک بڑی لوٹ مار کی ہے۔اس کے نتائج جب سامنے آئیں گے اور کچھ نہ کچھ آ رہے ہیں تو وہ انتہائی بھیانک ہوں گے۔اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کے لئے اس میں مزید موثر ترامیم کو شامل کرنے کے لئے اس کو public opinion کے لئے مشتہر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔کوئی معزز رکن؟

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے پہلے تو گورنمنٹ میں appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ 1925 کے ایکٹ کو 80 سال بعد ہم ترامیم کرنے چلے ہیں۔ دیر آئے درست آئے، یہ بڑی اچھی بات ہے۔قانون سازی میں revision ہونی چاہئے اور اس میں مفید addition ہونی چاہئے لیکن یہ جو ایکٹ ہے اس کا براہ راست تعلق صوبہ پنجاب کے حوالے

سے، آپ خود زمیندار ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ہماری 65 فیصد آبادیوں کا تعلق زمینوں سے ہے، ان کی کاشت سے ہے، زراعت سے ہے۔ وہی زرعی یا غیر زرعی زمینیں آج کل سونے کے بھاؤ بک رہی ہیں اور وہ ایک قسم کا سونا بنی ہوئی ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ دو سالوں میں انہی زمینوں کی وجہ سے اور انہی پراپرٹی کے کاروبار کی وجہ سے کچھ لوگ کروڑ پتی بن گئے اور کچھ لوگ بالکل ہی دیوالیہ ہو گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے قانون میں کچھ ایسے سقم تھے اور ہمارے ہاں کچھ ایسے مسائل تھے کہ جن لوگوں کی وہ زمینیں تھیں ان کو پتا بھی نہیں چلا اور لوگوں نے وہاں پر سوسائٹیاں بنا لیں اور بیچ دیں اور مالک کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوئی۔ لہذا اس اہم ایکٹ میں تبدیلی و ترمیم بہت ضروری ہے لیکن اس کے لئے یہ چاہئے کہ گورنمنٹ اس میں تھوڑا سا وقت لے۔ اس میں جلد بازی کا مظاہرہ ہمیں نہیں کرنا چاہئے۔ اس کو بہت سارے فورم پر discuss کرنا چاہئے۔ وکلاء کے فورم پر اس کو discuss کرنا چاہئے، اسی طرح پارلیمنٹیرین کے فورم پر اور عوام میں اس کو مشتہر کرنا چاہئے۔ عوام کو یہ موقع دینا چاہئے کہ وہ feedback کے ساتھ آئیں اور وہ بتائیں کہ ہمارے ساتھ کیا کیا problems ہیں۔ ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہمیں کن کن جگہوں پر بلیک میل کرتی ہے اور کہاں کہاں ہمارے لئے وہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اور کہاں کہاں وہ ہمارے حقوق کو کھا جاتی ہے۔ جب تک عوام کی طرف سے feed back نہیں آئے گا اور ان لوگوں کی طرف سے feedback نہیں آئے گا جو ڈسے جا چکے ہیں، جن کو نقصان پہنچایا جا چکا ہے، ہم اس ایکٹ کو بہتر نہیں بنا سکتے تو یہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن اس میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس میں ہمیں ٹائم لینا چاہئے اور 80 سال بعد ہم اس کو improve کرنے چلے ہیں تو کم از کم اس feed back کے process میں اگر سال چھ مہینے لگ گئے تو کوئی زیادہ دیر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اور کوئی معزز رکن بات کرنا چاہیں گے؟۔۔۔وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! شکریہ ۔ میں مشکور ہوں جناب بگو صاحب کا، احسان اللہ وقاص صاحب کا اور دیگر دوستوں کا جنھوں نے اس بل کو ایک مفید بل قرار دیا اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بل میں جن مقاصد کے حصول کے لئے یہ amendments لائی جا رہی ہیں ان کو achieve کیا جائے گا۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ کوآپریٹو ایکٹ 1925 میں بنا اور 1925 کے بعد موجودہ حکومت اس کو update کرنے کے لئے اور اس کو موجودہ وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے جا رہی ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے آپ

نے دیکھا کہ ہمارے صوبہ میں کوآپریٹو کا سکینڈل آیا،اس کے بعد اب جتنا پراپرٹی کا ایک دھوم آیا ہوا ہے تو کوآپریٹوڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کے ساتھ ، میرے دوست یہ فرمار ہے ہیں کہ اس میں کوئی وقت دیا جائے۔یقین کیجئے کہ گزشتہ تین سال سے کوآپریٹوڈیپارٹمنٹ اس پر کام کر رہا ہے اور کام صرف اس حوالے سے کر رہا ہے کہ ہمارے جو سابقہ تلخ تجربات ہیں ان کی بنیاد پر ہم اس قانون میں ایسی تبدیلیاں لائیں کہ آئندہ کے لئے کوئی اس قسم کے واقعات رونما نہ ہو سکیں۔اس قانون کے تحت اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ جو ممبران ہیں ان کے حقوق کا زیادہ سے زیادہ تحفظ کیا جا سکے اور جو بھی سوسائٹی بنتی ہے اس کو باقاعدہ ایکlegal coverملے اور وہ legal cover ملے جس کے تحت اس کے جو تمام ممبران ہیں یاشراکت دار ہیں ان کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

جناب سپیکر!آپ کو یاد ہو گا اور آپ کے علم میں ہے کہ تین سال سے سابقہ کوآپریٹو سوسائٹیز جو ایک زمانے میں چلی آ رہی تھیں ان کے تحت لوگوں کے قرضے ڈوبے۔ڈیپارٹمنٹ گزشتہ تین سال سے اس کوشش میں ہے کہ لوگوں کو ان کی رقوم واپس دلائی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے گزشتہ تین سال کے دوران تلخ تجربات کی بنیاد پر لوگوں کی رائے لے کر حکومت سے مشورہ کر کے اور جو مختلف عدالتوں میں ان کے کیس مختلف کوآپریٹو سوسائٹیز کے ساتھ ، مختلف مالی اداروں کے ساتھ ان کے زیرالتواء مقدمات تھے ان تمام کے تجربات کی روشنی میں جو باتیں سامنے آئی ہیں ان کو بنیاد بنا کر یہ ترامیم لے کر آئے ہیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ تین سال کی ڈیپارٹمنٹ کی محنت ہے۔میں اپنے دوستوں سے اس بات کی استدعا کروں گا کہ اس کو جتنا جلد از جلد ہم legislate کر لیں اتنا ہی بہتر ہے تاکہ عام آدمی تک اس کا فائدہ پہنچنا شروع ہو۔ اب اس stage پر اس کو مشتہر کرنا مناسب نہیں ہو گا کیونکہ اس کی پہلے سے بہت زیادہ تشہیر ہو چکی ہے۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ

The amendment moved and the question is:-

> That the Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Cooperative, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31July 2006.

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: The second amendment is from Rana Aftab Ahmed Khan, Rana Sana Ullah Khan, Mr Sami Ullah Khan, Syed Nazim Hussain Shah, Malik Asghar Ali Qaisar, Raja Mohammad Shafqat Khan Abbasi, Raja Riaz Ahmed, Ch. Zahid Pervaiz, Syed Hassan Murtaza, Lala Shakil UR Rehman, Mr Ihsan-Ul- Haq, Mr. Ihsan Ul Haq Noulatia, Sheikh Ejaz Ahmed, Dr. Asad Ashraf, Ch. Javed Hassan Gujjar, Rai Ejaz Ali Khan, Mr. Mohammad Yar Mammunka, Ms Azma Zahid Bokhari, Mrs Faiza Ahmad, Mr Ejaz Ahmad Samma, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Dr Asad Muazzam, Mirza Muhammad Afzaal, Mr Ishtiaq Ahmad Mirza, Mrs Farzana Raja, Mr Amir Fida Piracha, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Rana Mashood Ahmad Khan, Mr Tahir Akhtar Malik and Rana Sana Ullah Khan may move it.

RANA SANA ULLAH KHAN: Sir, I move

> "That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005 as recommended by the Standing Committee on Cooperatives be referred to a Select Committee consisting of the following members with instructions to report up to 15 August 2006."

جناب! کیا میں نام بھی پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: جی نام بھی پڑھ دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! Select Committee کے ممبران کے نام ہیں:۔

Mr Sibghat Ullah Chaudry, Mr Afzal Sultan Dogar, Ch Abdul Ghafoor Khan, Mr Arshad Mehmood Baggu, Mr Najaf Abbas Sial, Malik Ibrar Ahmad, Malik Muhammad Arshad Rana,

Malik Ahmad Yar Hinjra, Mian Saif Ullah Owaisi, Mr Muhammad Aslam, Advocate, Miss Shaheen Atiq-ur-Rehman, Miss Samina Naveed and Mrs Tahira Munir!

MR. SPEAKER: The motion moved is:-

> "That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Cooperatives, be referred to a Select Committee consisting of the following members with instructions to report up to 15th August 2006:-
>
> 1. Mr Sibghat Ullah Chaudry, MPA
> 2. Mr Afzal Sultan Dogar, MPA
> 3. Ch Abdul Ghafoor Khan, MPA
> 4. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
> 5. Mr Najaf Abbas Sial, MPA
> 6. Malik Ibrar Ahmad, MPA
> 7. Malik Muhammad Arshad Ran, MPA
> 8. Malik Ahmad Yar Hinjra, MPA
> 9. Mian Saif Ullah Owaisi, MPA
> 10. Mr Muhammad Aslam, Advocate, MPA
> 11. Miss Shaheen Atiq-ur-Rehman, MPA
> 12. Miss Samina Naveed, MPA
> 13. Mrs Tahira Munir, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، رانا ثناء اللہ صاحب !

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون صاحب جب پہلی ترمیم کے بارے میں بیان فرما رہے تھے تو انھوں نے کہا کہ Cooperative Department کی تین سال کی محنت کے بعد یہ بل ہاؤس میں آیا ہے۔ یہ Cooperative Department کی تین سال کی محنت نہیں ہے دراصل یہ پچھلے تین سال کی لینڈ مافیا کی وہ لوٹ مار ہے کہ جس نے اس معاملے کو اتنا آگے بڑھایا، لوگوں کا اس حد تک concern ہوا کہ پھر حکومت کو اس بارے میں کچھ سوچنا پڑا۔ اس ہاؤس میں اس بارے میں تحاریک التوائے کار پیش ہوئیں، اس بارے میں قرار دادیں پیش ہوئیں اور ان پر بڑی lengthy discussion ہوئی جس کے جواب میں وزیر قانون صاحب نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ فرمایا کہ ہم اس پر legislation لا رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر جا کر یہ ممکن ہوا کہ یہ اس قانون کو لائے ہیں۔ ورنہ موجودہ regime سے توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ یہ اس مافیا کے خلاف کوئی قانون سازی لے کر آئیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس regime کا جو سب سے بڑا کارنامہ ہے، ویسے تو یہ اپنے بہت سے کارنامے سناتے ہیں۔ ہر کام کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ کام ہم پہلی مرتبہ کر رہے ہیں اور تاریخ ساز کر رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ کارنامہ ہے کہ انھوں نے مافیاز میں بھی specialization کر دی ہے۔ پہلے ایک مافیا ہوتا تھا جسے قبضہ مافیا کہتے ہیں۔ اب پلاٹ مافیا علیحدہ ہے، یہ جو رنگ روڈ بن رہی ہے اس کے ارد گرد زمین خریدنے والا مافیا علیحدہ ہے، جو امرتسر سے ننکانہ تک روڈ بن رہی ہے اس سڑک کا نقشہ جن لوگوں کے پاس ہے اس کے ارد گرد زمین خریدنے والا مافیا علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اپنی ترمیم تک محدود رہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انھوں نے مافیاز میں specialization کر دی ہے۔ جیسے تقسیم کار ہوتا ہے انھوں نے ہر مافیا کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے۔ لینڈ مافیا میں رنگ روڈ کا مافیا بالکل علیحدہ ہے۔ وہ علیحدہ سے کام کر رہا ہے۔ وہ علیحدہ سے لوگوں کے مکانوں کو bulldoze کر رہا ہے اور ارد گرد کی زمین سستے داموں خرید رہا ہے۔ جو امرتسر سے ننکانہ کی طرف یہ سڑک نکال رہے ہیں اس کے ارد گرد زمین خریدنے والے بندے کی علیحدہ ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے، وہ ایک علیحدہ مافیا ہے۔[**********]

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں حذف کرنے والی کون سی بات ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ relevant رہ کر بات کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بالکل relevant ہے۔ وزراء کا مافیا علیحدہ ہے، دال مافیا علیحدہ ہے، سیمنٹ مافیا علیحدہ ہے یعنی انھوں نے تو ہر چیز کا مافیا بنا دیا ہے۔ سیمنٹ مافیا نے اس ملک کے غریبوں کی جیب کے اوپر تقریباً سات ارب روپے کا ڈاکا ڈالا ہے۔ دال مافیا انھوں نے علیحدہ بنا دیا ہے۔ اب import مافیا یہ علیحدہ بنا رہے ہیں۔ اس کو یہ subsidy دے رہے ہیں کہ دالیں باہر سے منگواؤ۔ کتنی بد قسمتی ہے کہ یہ ملک ایک زرعی ملک ہے لیکن دالیں، سبزی، پیاز باہر سے منگوا رہے ہیں، ہر چیز یہ باہر سے منگوا رہے ہیں۔ یہاں پر صرف اور صرف مافیاز سر گرم ہیں۔ تو یہ وہ صورتحال تھی جس صورتحال کے پیش نظر یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ Cooperative department ایک ایسی قانون سازی سامنے لے کر آئے جس سے ان مافیاز کا کوئی سد باب ہو سکے۔

اب وزیر قانون صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس پر محنت بڑی ہوئی ہے۔ اس پر محنت کس نے کی ہے؟ اس پر محنت ان کے محکمہ نے کی ہو گی، سیکرٹریز نے کی ہو گی یا وہاں پر جو سیکشن آفیسرز ہیں انھوں نے کی ہو گی۔ بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کی اس میں کیا contribution ہے؟ یہاں پر ساری بات ہوتی رہی ہے، تحاریک التوائے کار پر بحث ہوئی ہے، قرار دادیں آئی ہیں۔ اس ہاؤس میں یہ بل 17۔نومبر 2005 کو introduce ہوا ہے۔ بقول وزیر قانون کے اس پر جتنی محنت ہوئی ہے وہ ساری کی ساری ان کے محکمہ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اس میں اس ہاؤس کے کسی ممبر کی کوئی input نہیں ہے اس ہاؤس کی کوئی input نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اپوزیشن کی طرف سے تحاریک التوائے کار پیش کیں، قرار دادیں پیش کیں، یہاں پر بحث میں حصہ لیا، جو بار بار وزیر قانون سے کہتے رہے کہ اس پر legislation لے کر آئیں۔ وزیر قانون صاحب ان کو بار بار یقین دہانی کراتے رہے کہ اگلے اجلاس میں ہو گا۔ ان میں سے کسی ممبر کو بھی اگر ان کے محکمہ نے مشاورت کے لئے بلایا ہے تو مجھے بتا دیں۔ محکمہ کی طرف سے کسی ممبر کو consult نہیں کیا گیا۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم نے تمام لوگوں کی رائے لی ہے۔ انھوں نے کن سے پوچھا ہے؟ انھوں نے پٹواریوں سے پوچھا ہو گا؟ مافیاز کے جو ممبر ہیں، جن کے ذمے انھوں نے ڈیوٹیاں لگائی ہوئی ہیں کہ وہ حکمرانوں کے لئے ہر قسم کے پلاٹ اور disputed property خریدنے کی informations

مہیا کریں۔انھوں نے ان لوگوں سے تو ضرور پوچھا ہوگا کہ کون سی clause کو کس طرح سے رکھا جائے تاکہ دیکھنے میں،لوگوں کو بتانے میں یہ بھی ہو جائے کہ ہم اتنی بڑی قانون سازی لے کر آئے ہیں لیکن اس میں ایسے loopholes بھی رکھے جائیں تاکہ بعد میں یہ اپنا کام بھی چلاتے رہیں۔وزیر قانون صاحب جب میری اس amendment کے جواب میں بولیں گے تو مجھے بتادیں کہ ہاؤس کے کسی ایک ممبر کو انھوں نے اس بارے میں consult کیا ہے،کیا ان ممبران کو انھوں نے consult کیا،بلوایا کہ جنھوں نے اس بارے میں تحاریک التوائے کار یا قرار دادیں پیش کیں؟ میں نے خود اس بارے میں تحریک التوائے کار پیش کی تھی لیکن مجھے تو کسی نے نہیں بلوایا۔میں دعوے سے کہتا ہوں کہ نہ صرف اپوزیشن بلکہ حکومتی بنچز کے کسی ممبر کو بھی ان کے محکمہ نے نہیں بلوایا ہو گا بلکہ ان کے وہ ممبران جنھوں نے سوسائٹیز بنائی ہوئی ہیں ان میں سے بھی کسی ممبر کو نہیں پوچھا ہو گا۔

جناب سپیکر!اب آپ دیکھیں کہ جس مجلس قائمہ نے اس بل پر غور کر کے اسے ہاؤس میں refer کیا ہے اس نے کیا کام کیا ہے؟ میں کیوں کہہ رہا ہوں کہ اس بل کو Select Committee کے حوالے کیا جائے۔جس مجلس قائمہ کو یہ بل refer ہوا ہے آپ ذرا غور سے اس کی کارکردگی دیکھ لیں۔17۔نومبر 2005 کو یہ بل اس کمیٹی کو refer ہوا۔اس کے بعد کمیٹی نے اس بل کو 5 اور 14 دسمبر 2005 کی میٹنگز میں consider کیا یعنی انھوں نے اس حوالے سے صرف دو میٹنگز کی ہیں۔اب یہ جو بل ہے،جس کو بیوروکریسی نے اپنی تین سال کی محنت سے تیار کیا ہے، جس میں پٹواریوں کی input ہے،لینڈ مافیا کی input ہے اور باقی سب لوگوں کی input ہے۔اس میں اس ہاؤس کی،جس سے آج اس بل کو پاس کروایا جارہا ہے،جس کا آج انگوٹھا لگوایا جارہا ہے اس کی input کیا ہے؟ کمیٹی نے اپنی صرف دو میٹنگز میں اس پر غور مکمل کر لیا۔میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ دو میٹنگز میں تو یہ اس کو go through بھی نہیں کر سکتے تھے۔اس کو پوری طرح سے دیکھ بھی نہیں سکتے تھے،پڑھ بھی نہیں سکتے تھے۔اب کمیٹی نے اس میں کیا کیا ہے؟ کمیٹی نے اس بل کو with these amendments, refer back کیا ہے۔اب آپ اس سے اندازہ لگا لیں کہ Standing Committee نے اس بل پر کتنی محنت کی ہے۔ Standing Committee نے اس بل میں کتنی input دی ہے۔Standing Committee کی input، محنت ہی اس ہاؤس کی contribution ہے اس کے علاوہ تو ہاؤس کا کوئی حصہ نہیں ہے تو یہ input آپ دیکھ لیں

اور میں چاہوں گا کہ راجہ صاحب بھی ذرا اس کو دیکھ لیں۔Standing committee نے cluuse-1 میں کہا ہے کہ:

CLAUSE-1

The figures 2005, appearing at the end of line 2 of sub-clause 1, be substituted by the figures 2006.

یہ amendment ہے۔آ گے آ جائیں۔

Clause 2 for the words "said Act" appearing in line 1, the expression "Cooperative Societies Act, 1925 (VII of 1925) hereinafter referred to as the said Act," be substituted.

جناب والا!دیکھیں کہ انھوں نے کتنی محنت کی ہے اور اس ہاؤس کا اس میں کتنا input ہے کہ انھوں نے ایک جگہ 2005 کی بجائے 2006 کر دیا ہے اور ایک جگہ پر Act کو said Act کر دیا ہے۔اب آ گے آ جائیں۔

Clause 11 in the proposed sub section 4 of the Section 18-A of the Principal Act, the words "on" appearing in line 2, be substituted by the word "in"

یہ دیکھیں کہ کتنی بڑی contribution ہے جو محترم راجہ صاحب کہیں گے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہو گیا تھا اور سٹینڈنگ کمیٹی نے بڑا کام کیا۔اس پر اس نے بڑا غور و خوض کیا ہے اور اس نے بڑی input دی ہے اس لئے اسے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔انھوں نے کہا ہے کہ appearing in line 2 میں جو on ہے اسے in کر دیا جائے۔اس کے بعد Clause-13 ہے اس میں the word "auditor" occurring for the second time be substituted by the word "auditors" اس میں بھی انھوں نے "S" کا اضافہ کر دیا ہے۔میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ والوں سے کہیں clerical mistake

ہوئی ہو گی کہ ان سے ''آڈیٹرز'' کی بجائے ''آڈیٹر'' لکھا گیا تو انھوں نے "S" کا اضافہ کر دیا۔ اسی طرح آگے آ جائیں Clause-13,15 میں بھی ایک ایک اضافہ ہے۔ کلاز 18 میں بھی اسی طرح اضافہ ہے۔

Clause 24 before the word "the" appearing in the beginning of line 1, the word "in" be added.

Clause 26 the word "Revenue" appearing in line 2 be deleted.

جناب والا! دیکھیں یہ بھی کتنی بڑی input ہے۔ اسی طرح آگے ہے

Clause 28 (a) in the proposed new clause (e) of Section 60 of the Principal Act, between the words "fraudulent" and "activities" the words " corrupt" be inserted;

میرے خیال میں پہلے ڈیپارٹمنٹ والوں نے ان سے گھبراتے ہوئے corrupt کا لفظ شامل نہیں کیا تاکہ ان کو محسوس نہ ہو تو انھوں نے کہا کہ اس کو شامل کر دیا جائے۔ اسی طرح

b) in the marginal heading to the proposed new clause (g) of Section 60 of the Principal Act, after the word "Making", the words "a false" be added.

جناب سپیکر! محترم لاء منسٹر صاحب تین سال کی محنت گنوار ہے ہیں اور اس اسمبلی سے اس ایکٹ کو پاس کروانا چاہتے ہیں لیکن اس اسمبلی کا، اس ہاؤس کا اس میں یہ contribution ہے یہ input ہے کہ on کو in کر دو 2005 کو 2006 کر دو یہ لفظ delete کر دو، یہ لفظ add کر دو، اگر میں سٹینڈنگ کمیٹی کی اس input پر باعث شرم کا لفظ استعمال نہ کروں تو کم از کم یہ کہنے کی جسارت ضرور کروں گا کہ یہ insufficient ہے۔ یہ نامناسب ہے۔ یہ اس ہاؤس کے تقدس اور اتھارٹی کے خلاف ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ ایک بہت affective اور لوگوں کے مفادات کے متعلقہ ایکٹ ہے اس میں وہ جلدی نہ کریں۔ انھوں نے جہاں پہلے تین ساڑھے تین سال گزار دیئے ہیں اب ایک مہینے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس کے لئے سلیکٹ کمیٹی بنائیں اور اس سلیکٹ کمیٹی میں اپوزیشن کی طرف سے وہ تمام ممبران جنھوں نے by motion, by resolution or

by 1discussion حصہ لیا ہے ان کو ممبر رکھیں۔اسی طرح سے حکومتی بنچز سے جو انتہائی قابل ممبر ہیں یا جن کا اس کاروبار سے تھوڑا بہت تعلق بنتا ہے جو ان معاملات کو سمجھتے ہیں ان کو ممبر رکھیں اور ان سے پوری طرح input لے کر پھر اس بل کو ہاؤس میں لائیں تاکہ بعد میں انھیں کسی قسم کی شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! میری گزارش ہے کہ راناصاحب نے شروع میں فرمایا کہ اس سٹینڈنگ کمیٹی نے اس بل کو بالکل دیکھا ہی نہیں پھر اس بل کی پوری کلاززکو کچھ نہ کچھ تبدیل کیا۔اب یہ ضروری نہیں کہ اس بل سے پوری سٹینڈنگ کمیٹی کو اختلاف ہو اور اسے پورا تبدیل کریں تب تو ان کی کوئی contribution ہے۔انھوں نے دیکھا کہ اس بل میں اس طرح کی کوئی ترمیم نہیں ہے اور اس بل کو public requirement کے مطابق سمجھتے ہوئے ہاؤس کو refer کیا ہے۔اگر کوئی clerical mistake تھی تو اسے دور کیا تو وہ اس بات کو indicate کرتی ہے کہ انھوں نے پورے بل کو study کیا اور اس پر consensus کیا۔میں اس بات کو اس طرح لیتا ہوں کہ انھوں نے پورے بل کو پڑھا۔اگر کسی clause سے راناصاحب کو اختلاف ہے لیکن کمیٹی کو اختلاف نہیں ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ یہ clause بہتر ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں ترمیم کرنے سے ہی ان کی contribution ہوتی۔راناصاحب بل کو clausewise پڑھ رہے تھے ان میں سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کی contribution شامل ہے اور انھوں نے جو مناسب سمجھا اسے add کیا۔یہ ضروری نہیں کہ وہ پورے بل کو amend کر دیں تب ان کی contribution ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

وزیر جیل خانہ جات: راناصاحب نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں کہ معزز ممبران کمیٹی کی contribution قابل مذمت ہے۔میں راناصاحب کی اس بات سے اتفاق نہ کرتے ہوئے یہ بات on the floor of the House کہتا ہوں کہ کمیٹی نے اس پورے بل کو study کر کے پاس کیا اور اس ہاؤس کو refer کیا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جو معزز اراکین پہلے بات کر چکے ہیں اگر ان کے علاوہ کوئی بات کرنا چاہیں تو۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تو first amendment میں mover تھے۔ آپ کے علاوہ کوئی معزز رکن بات کرنا چاہتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات: کوئی بھی محرک اگر اسی بل میں کسی ترمیم پر بولیں گے تو پھر دوسری ترمیم پر نہیں بول سکتے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اسی لئے کہا ہے کہ بگو صاحب پہلے بات کر چکے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جو ترمیم پہلے move ہوئی تھی وہ public opinion کے لئے تھی تو دونوں میں سے ایک پر ہی بات کر سکتے ہیں چونکہ بگو صاحب eliciting public opinion پر بول چکے ہیں اس لئے اب اس پر نہیں بول سکتے۔ ان کی تجویز یہ تھی کہ اس کو مشتہر کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ نوانی صاحب نے جو فرمایا ہے کہ کمیٹی نے اس بل کو go through کیا ہے۔ یہاں پر ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ کمیٹی کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی لیکن بل پاس ہو کر ہاؤس میں آ گیا۔

وزیر جیل خانہ جات: یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہاں پر ایسی مثالیں موجود ہیں اور آپ کے علم میں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ کوئی اور معزز رکن بات کرنا چاہتا ہے؟۔۔۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری یہ بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں لیکن دوسرے ہر شخص کو تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے جتنے اراکین بھی یہاں بیٹھے ہیں

وہ سب کے لئے قابل احترام ہیں۔یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی میں اتنی زیادہ فہم وفراست اور قابلیت نہ ہو جتنی راناثناء اللہ صاحب میں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ راناثناء اللہ صاحب کا یہ کسی طرح بھی حق نہیں بنتا کہ اپنے ساتھی جو ان کے ہم منصب ہیں، حکومتی بنچز سے نہ سہی لیکن جن کا تعلق اپوزیشن سے ہے اور ان کی اپنی پارٹی کے لوگ اس کمیٹی میں شامل ہیں ان کے متعلق یہ کہہ دینا کہ باعث شرم یا انھوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔۔۔

راناثناء اللہ خان:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،راناثناء اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راناثناء اللہ خان:جناب سپیکر!میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ شاید میں محترم لاء منسٹر صاحب کو اپنی بات صحیح طرح سمجھا نہیں سکا۔میں نے قطعی طور پر کسی ممبر کی قابلیت پر اس کی فہم وفراست پر سوال نہیں اٹھایا۔یعنی ایک آدمی کو فہم وفراست ہے۔ایک آدمی کو سمجھ ہے لیکن اگر وہ اس کا استعمال نہ کرے تو وہ اور بات ہے۔یہ کہنا کہ اس کو فہم وفراست نہیں ہے اور بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر:جی،شکریہ۔

راناثناء اللہ خان:ہم لاء منسٹر صاحب کے پوری طرح معترف ہیں۔یعنی کسی آدمی کو جواب بھی نہ دینا اور کام بھی نہ کرنا یہ جتنی ability لاء منسٹر صاحب کی ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ دوسروں میں بھی تقسیم کریں۔

جناب سپیکر:شکریہ۔جی،وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی بڑی بات ہے کہ کم از کم انھیں اس بات کا احساس تو ہو گیا ہے کہ انھوں نے غلط بات کی تھی اور اب اس کی تشریح میں دائیں بائیں نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔میں پھر اس بات کو دہرانا چاہوں گا کہ سب ممبران کی عزت برابر ہے اور کسی کی عزت کے ساتھ کھیلنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہئے کہ ہم آپس میں colleague ہیں۔ٹھیک ہے آپ بہت قابل ہوں گے لیکن میں آگے چل کر اسی بل پر بات کروں گا کہ جو انہوں نے اپنی فہم وفراست سے ترامیم دی ہیں جس میں پورے لاء کو change کرنے کا انہوں نے آگے concept دیا ہے اس کو بھی آپ دیکھ لیں گے۔انہوں نے بھی if and but کی ہی بات کی ہوئی ہے۔چونکہ قانون میں ہوتا ہے۔آگے ترامیم آرہی ہیں جس وقت ان ترامیم پر بات ہو گی

تو میں اس وقت اس پر بات کرلوں گا کہ انہوں نے کون سا اس total concept کو change کیا ہے جس کو گورنمنٹ لانا چاہ رہی ہے اس کو یکسر تبدیل کرنے کے لئے انہوں نے ترامیم دی ہیں۔آگے جب ترامیم پر بات ہوگی میں وہاں پر point out کروں گا۔

جناب سپیکر!انہوں نے فرمایا کہ سٹینڈنگ کمیٹی تو قانون سازی کا بھی ایک طریق کار ہے۔ حکومت بل لے کر آتی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہوتا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی اسے دیکھتی ہے اس کے بعد یہ ہاؤس میں آتا ہے پھر ہاؤس میں اس پر بحث کی جاتی ہے کیا اس سارے process سے ہم نے deviate کیا ہے؟کیا اس سے بہتر کوئی اور process ہو سکتا ہے؟کوئی اور process نہیں ہے بلکہ یہی ایک process ہے جو قانون کے مطابق ہمیشہ قانون سازی کے لئے اختیار کیا جاتا ہے لیکن اگر اب ہم اس process میں یہ کہنا شروع کر دیں کہ جن لوگوں کے پاس یہ گیا تھا وہ اتنے قابل نہیں تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔انہوں نے فرمایا ہے کہ باہر سے کس کو لیا گیا ہے؟یہاں پر ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ جس کمیٹی نے اس پر غور کیا ہے اس کمیٹی نے on invitation جو رانا صاحب نے فرمایا کہ اس مسئلے کو ایوان میں اٹھایا جاتا رہا ہے اور جو مسائل اس بل سے متعلقہ،اس محکمے سے متعلقہ اٹھائے جاتے رہے ہیں وہ ہمیشہ سید احسان اللہ وقاص صاحب اٹھاتے رہے ہیں اور کمیٹی نے on invitation ان کو بلایا اور دونوں میٹنگوں میں وہ تشریف بھی لائے یا ایک میں تشریف لائے بہر حال ان کا نام اس میں موجود ہے۔ظاہری بات ہے جب وہ اس کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لائے ہوں گے contribute بھی کیا ہوگا۔ایک میٹنگ میں آئے ہیں یا دو میں آئے ہیں ان کا رپورٹ میں نام موجود ہے۔لہذا ان کو بلایا گیا ہے اگر وہ نہ آئیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک الگ بات ہے لیکن ان کا نام اس میں موجود ہے ان کو باقاعدہ بلایا گیا ہے وہ میٹنگ میں تشریف بھی لائے ہیں ان کی اس میں contribution بھی ہے۔انہوں نے اس پر تجاویز بھی دی ہوں گی۔اب اس سے آگے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔اب جو رانا صاحب نے نام دیئے ہیں کہ ایک سلیکٹ کمیٹی بنا کر یہ معاملہ ان کو دے دیا جائے تو یہ بھی اسی معزز ایوان کے اراکین ہیں وہ بھی باہر سے کوئی سکالر درآمد نہیں کر رہے۔اپنا نام پھر بھی انہوں نے نہیں لکھا اگر یہ اپنا نام لکھ دیتے تو شاید ہم مان لیتے کہ شاید کوئی سپر قسم کی تجویز ہمیں یہاں پر موصول ہو جائے گی۔جو عام آدمی کے ذہن میں نہیں ہے وہ رانا صاحب یہاں پر ڈال دیں گے لیکن انہوں نے پھر بھی انہی اراکین کے نام ہی لئے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ جب کل اس کی رپورٹ آئے گی تو پھر یہ کہیں گے

کہ اس پر اچھی طرح سے غور نہیں کیا گیا اس لئے میری آج ان سے گزارش یہ ہے کہ کم از کم ہمیں تھوڑا سا اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ یہ کہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے جو کچھ دیا وہ انہوں نے یہاں پر کہہ دیا ہے۔ میں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ اس پر میں نے کام کیا ہے۔ میں نے سارا کریڈیٹ محکمے کو دیا تھا اور منسٹر انچارج۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: آپ ایک آدھ منٹ میں اپنی بات ختم کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! بے شک آپ question put کر دیں۔ آگے چل کر میں اس پر مزید بات کر لوں گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! نماز کا وقت ہو گیا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ نماز کے لئے وقفہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ میں question put کر لوں اس کے بعد نماز کا وقفہ کر دیتے ہیں۔ اس میں صرف ایک منٹ لگے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is -

> "That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005,as recommended by the Standing Committee on Cooperatives, be referred to a Select Committee, consisting of the following members with instructions to report up to 15 August 2006:-
>
> 1. Syed Ihsan Ullah Waqas, MPA
> 2. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
> 3. Dr Anjum Amjad, MPA
> 4. Miss Talat Yaqub, MPA
> 5 Mian Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA

6. Chaudhry Faisal Farooq Cheema, MPA
7. Mian Ghulam Haider Bari, MPA.”

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! یہ سلیکٹ کمیٹی جس کا آپ ذکر فرما رہے ہیں اس سے آگے ایک اور amendment ہے اس میں یہ سلیکٹ کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں۔ Sorry۔

1 Mr Sibghat Ullah Chaudhry, MPA
2. Mr Afzal Sultan Dogar, MPA
3. Ch Abdul Ghafoor Khan, MPA
4. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
5. Mr Najaf Abbas Sial, MPA
6. Malik Abrar Ahmad, MPA
7. Malik Muhammad Arshad Ran, MPA
8. Malik Ahmad Yar Hinjra, MPA
9. Mian Saif Ullah Owaisi, MPA
10. Mr Muhammad Aslam, Advocate, MPA
11. Miss Shaheen Atiq-ur-Rehman, MPA
12. Miss Samina Naveed, MPA
13. Mrs Tahira Munir, MPA.”

(The motion was lost.)

اب وقفہ نماز مغرب ہوتا ہے اور ہاؤس آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 54 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

MR.SPEAKER: Now we take up third amendment. It is from Ch Asghar Ali Gujjar, Dr. Syed Waseem Akhter, Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr. Muhammad Waqas, Ch. Muhammad

Shaukat, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr. Arshad Mehmood Baggu, Mrs. Tahira Munir, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi,

Since this amendment is substantially identical to the amendment which has been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106(D) and 198(4) it is ruled out of order.

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! شکریہ مہربانی۔ جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں۔)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ لہذا اجلاس کل مورخہ 13۔ جون 2006 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔